خلاصۂ مضامینِ

قرآنِ حکیم

انتیسواں پارہ

انجمن خدام القرآن سندھ، کراچی

ای میل: info@quranacademy.com

ویب سائٹ: www.quranacademy.com

خلاصہ مضامینِ قرآن

انتیسواں پارہ

اَعُوذُ بِاللّٰہ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ ۞ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ ۞
تَبٰرَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُ ۞
(الملک :۱)

سورۂ ملک

اللہ کی بے مثال قدرتوں کا بیان

اِس سورۂ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کے لامحدود اختیار اور دنیا و آخرت میں ظاہر ہونے والی اُس کی بے مثال قدرتوں کا بیان بڑے مؤثر اور جامع اسلوب میں بیان ہوا ہے۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۱ تا ۵	قرآن کا تصورِ خالق، کائنات اور انسان
- آیات ۶ تا ۱۴	احوالِ آخرت
- آیات ۱۵ تا ۲۳	اللہ کی بے مثال قدرتیں اور نعمتیں
- آیات ۲۴ تا ۲۷	نعمتوں کا حساب ہو کر رہے گا
- آیات ۲۸ تا ۳۰	منکرینِ حق کے لیے دعوتِ غور و فکر

آیات ۱ تا ۲

سلسلۂ موت وحیات کی حکمت

کائنات اللہ تعالیٰ نے بنائی ہے اور اِس کی تدبیر و انتظام اور فرمانروائی کے تمام اختیارات بھی اُسی کے ہاتھ میں ہیں۔ اُس کی قدت لامحدود ہے اور وہ جو چاہے سو کر سکتا ہے۔ انسانوں کے لیے اُس نے موت وحیات کا سلسلہ جاری فرمایا۔ پہلے اُن کی روحوں کو تخلیق کیا اور عہدِ الست یعنی اپنے رب

ہونے کا اقرار لے کر موت کی نیند سلا دیا۔ پھر زندہ کیا اور جسم کے ساتھ دنیوی زندگی بسر کرنے کے لیے دنیا میں بھیج دیا۔ پھر وہ ہر انسان کو موت دے گا اور آخر کار آخرت میں اُنہیں ابدی زندگی کے لیے زندہ کیا جائے گا۔ دو موتوں کے درمیان جو دنیوی زندگی ہے وہ عارضی اور محدود زندگی ہے لیکن یہ انتہائی اہم ہے۔ اِس زندگی کو اللہ نے امتحان کے لیے بنایا ہے۔ بقول اقبال ؎

قلزمِ ہستی سے تو ابھرا ہے مانندِ حباب
اِس زیاں خانے میں تیرا امتحاں ہے زندگی

جس نے دنیا کی زندگی اللہ کے احکامات کے مطابق اچھے اعمال کرتے ہوئے گزاری وہ آخرت کی ابدی زندگی میں جنت کی نعمتوں سے سرفراز ہوگا۔ اِس کے برعکس جس نے دنیا کی زندگی میں اللہ کے احکامات کا پاس نہ کیا وہ جہنم کے ابدی عذاب سے دوچار ہوگا۔

آیات ۳ تا ۵

اللہ کی تخلیق ہر نقص سے پاک ہے

اللہ نے وسیع و عریض کائنات تخلیق کی ہے اور اِس میں سات آسمان تہہ بہ تہہ بنائے ہیں۔ یہ کائنات ایک انتہائی منظّم اور مُحکم سلطنت ہے جس میں ڈھونڈے سے بھی کوئی عیب یا کمی یا خلل تلاش نہیں کیا جا سکتا۔ جب بھی کوئی نگاہ اِس کائنات کی تخلیق میں کوئی نقص تلاش کرنے کی کوشش کرے گی وہ ضرور ناکامی سے دوچار ہوگی۔ اللہ نے خاص طور پر زمین کے قریب ترین آسمان کو ستاروں جیسے روشن چراغوں کے ذریعہ زینت بخشی ہے۔ پھر یہی ستارے وہ حفاظتی چوکیاں ہیں جہاں فرشتے اُن جنات کو مار بھگانے کے لیے مامور ہیں جو آسمان پر جا کر اللہ کے احکامات کی سن گن لینے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر کوئی جن کوئی خبر اچک لے تو یہی فرشتے دہکتی ہوئی آگ کے انگارے پھینک کر اُسے ہلاک کر ڈالتے ہیں۔

آیات ۶ تا ۹

جہنم کا جوش اور غضب

ایسے بدنصیبوں کا ٹھکانہ جہنم ہے جنہوں نے رسولوں کی تعلیمات کو کوئی اہمیت نہ دی۔ جب وہ جہنم میں

گرائے جائیں گے تو دیکھ لیں گے کہ جہنم کی آگ جوش سے باہر کی طرف ابل رہی ہوگی۔ جہنم کا غیظ وغضب زوردار دھاڑ کی آواز کی صورت میں ظاہر ہورہا ہوگا۔ ایسے محسوس ہوگا کہ وہ اپنے غضب سے پھٹ پڑے گی۔ جہنم پر مامور فرشتے اُس میں داخل ہونے والے ہر گروہ سے پوچھیں گے کہ کیا تمہیں اِس ہولناک انجام سے خبردار کرنے والے نہیں آئے تھے؟ بدنصیب جہنمی اعتراف کریں گے کہ ہمارے پاس خبردار کرنے والے آئے تھے لیکن ہم نے اُنہیں جھٹلا دیا اور بربادی کا راستہ اختیار کیا۔

آیات ۱۰ تا ۱۲

ہدایت پانے کی دو صورتیں

اہلِ جہنم بڑی ندامت سے اپنے جرائم کا اعتراف کریں گے۔ وہ حسرت سے کہیں گے کہ کاش ہم نے اہلِ حق کی دعوت کو توجہ سے سنا ہوتا یا خود ہی حقائق تک رسائی کے لیے غور وفکر کیا ہوتا تو ہدایت پا جاتے اور جہنم کے عذاب سے دوچار نہ ہوتے۔ افسوس کہ اُس روز یہ ندامت اُنہیں کوئی فائدہ نہ دے گی۔ اِس کے برعکس جن لوگوں نے اہلِ حق کی دعوت پر لبیک کہا یا غور وفکر کر کے حق کی معرفت حاصل کی اور پھر اللہ سے ڈرتے ہوئے زندگی گزاری، اُن کے لیے بخشش اور شاندار اجر کے انعامات ہوں گے۔ اللہ ہمیں اِن سعادت مندوں میں شامل فرمائے۔ آمین!

آیات ۱۳ تا ۱۴

خالق کو مخلوق کی ہر بات کا علم ہے

ہم کسی بات کو ظاہر کریں یا پوشیدہ رکھیں، اللہ کو ہر بات کا علم ہے۔ اللہ ہی ہمارا خالق ہے اور خالق اپنی مخلوق سے بے خبر نہیں ہوسکتا۔ اُسے معلوم ہے کہ ہمارے سینوں نے کون سے راز چھپا رکھے ہیں اور کن رازوں کو ظاہر کر دیا ہے۔ اخلاق کی صحیح بنیاد یہ ہے کہ ہم اللہ کی باز پرس سے ڈر کر برائی سے بچیں، خواہ دنیا میں کوئی طاقت ہم پر گرفت کرنے والی ہو یا نہ ہو اور دنیا میں اِس سے کسی نقصان کا امکان ہو یا نہ ہو۔ ایسا طرزِ عمل اختیار کرنے والے ہی آخرت میں بخشش اور اجرِ عظیم کے مستحق ہوں گے۔ اللہ ہمیں اخلاصِ نیت عطا فرمائے اور ظاہر کے ساتھ ساتھ باطنی اعتبار سے بھی ایمان، تقویٰ اور پاکیزگی عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۱۵ تا ۱۸

زمین......اللہ کی قدرت ورحمت کا مظہر

وسیع وعریض زمین اللہ کی قدرتِ تخلیق کا ایک عظیم شاہکار ہے اور ہمارے لیے نعمتوں کا دسترخوان ہے۔اللہ نے اِسے ہمارے لیے تابع کر رکھا ہے۔ہم اِس پر اطمینان سے چلتے پھرتے ہیں، زرعی اور تجارتی سرگرمیاں انجام دیتے ہیں، رہائش اختیار کرتے ہیں اور اِس کے بیش بہا خزانوں کی نعمتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔البتہ ہر وقت یہ حقیقت سامنے رہنی چاہیے کہ ہم نے مرنے کے بعد اِن نعمتوں کی جواب دہی کرنی ہے۔اگر ہم اللہ کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوں لیکن پھر اللہ ہی کی نافرمانی کریں تو اللہ دنیا وآخرت کے عذاب سے دوچار کر دے گا۔دنیا میں زمین کی نعمت، زلزلہ سے زحمت بھی بن سکتی ہے۔اللہ آسمان سے، تیز آندھیوں یا بارشوں کے ذریعہ ہمیں جرائم اور ناشکری کی سزا دے سکتا ہے۔ماضی میں مجرم قوموں کا انجام ہمارے لیے عبرت ناک مثالیں پیش کرتا ہے۔اللہ ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر ادا کر کے پاکیزہ زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین!

آیت ۱۹

اللہ ہی ہر شے کا نگہبان ہے

اللہ کی قدت کا ایک مظہر فضا میں اڑتے ہوئے پرندے ہیں۔وہ کبھی پروں کو حرکت دیتے ہوئے اڑتے ہیں اور کبھی پروں کو پھیلائے ہوئے تیر رہے ہوتے ہیں۔اِن پرندوں کو فضا میں اللہ ہی تھامے رکھتا ہے۔حقیقت تو یہ ہے کہ صرف پرندے ہی نہیں اللہ ہر شے کو تھامے ہوئے ہے، اُس کا نگہبان ہے اور اُس کی ہر ضرورت کو پورا کرنے والا ہے۔اللہ ہمیں احسان مندی کی روش اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین!

آیات ۲۰ تا ۲۱

معبودانِ باطل کی بے بسی ولاچارگی

شرک کرنے والوں کو غور کرنا چاہیے کہ اگر اللہ کی طرف سے عذاب نازل ہو تو کیا کوئی ہے ایسا

معبود جو اُن کی مدد کر سکے یا اُنہیں عذاب سے بچا سکے۔ اگر اللہ رزق کی پیداوار روک دے تو ہے کوئی ہستی جو مخلوقات کے لیے رزق پیدا کر سکے۔ بلا شبہ اللہ کے سوا جن معبودوں کو پکارا جاتا ہے وہ سب کے سب لاچار اور بے بس ہیں۔ اِس حقیقت سے شرک کرنے والے واقف ہیں لیکن پھر بھی ہٹ دھرمی اور ضد کے ساتھ شرک پر ڈٹے ہوئے ہیں۔

آیت ۲۲

انسان وہی ہے جس کا کوئی مقصدِ زندگی ہو

انسان اور جانور میں بنیادی فرق مقصدِ زندگی کا ہے۔ جانور کا کوئی مقصد نہیں ہوتا لیکن انسان اُسے اپنے مقاصد کے لیے استعمال کرتا ہے۔ اِسی طرح اگر کوئی انسان بھی صرف حیوانات کی طرح پیٹ بھرنے، نسل بڑھانے اور سر چھپانے کے لیے محنت کر رہا ہو تو وہ انسان کی صورت میں حیوان ہے۔ وہ زندگی نہیں گزار رہا بلکہ زندگی اُسے گزار رہی ہے۔ اعلیٰ ترین مقصد وہ ہے جو نبی اکرم ﷺ کا تھا۔ مظلوموں کی مدد کرنا اور دنیا سے ظلم و استحصال کا نظام ختم کر کے اللہ کا عطا کردہ عادلانہ نظام قائم کرنا۔ اللہ ہمیں بھی یہی مقصدِ زندگی اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

میری زندگی کا مقصد تیرے دیں کی سرفرازی
میں اِسی لیے مسلماں، میں اِسی لیے نمازی

دراصل انسان وہ ہے جو حیوانی تقاضوں کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ کسی اعلیٰ مقصدِ زندگی کو اختیار کر کے اُس کے لیے سرگرمِ عمل ہو۔ مقصدِ زندگی جتنا اونچا ہوگا انسان کا کردار بھی اتنا ہی اونچا ہوگا۔ افسوس ہے اُس پر جو بے مقصد زندگی بسر کر رہا ہے، بقول اقبال ؎

میرِ سپاہ ناسزا، لشکریاں شکستہ صف
آہ! وہ تیرِ نیم کش جس کا نہ ہو کوئی ہدف

آیت ۲۳

انسان پر اللہ کا احسانِ عظیم

اللہ نے انسان کو دیگر مخلوقات پر فضیلت دی۔ فضیلت کا بڑا مظہر ہے علم کی دولت سے سرفراز

کرنا۔علم کی دولت کے حصول کے لیے انسان کو سماعت، بصارت اور عقل دی گئی ہے۔انسان مختلف آوازوں کو سنتا ہے، مختلف اشیاء کو دیکھتا ہے اور عقل کے ذریعہ سماعت و بصارت کا تجزیہ کر کے نتائج اخذ کرتا ہے۔اللہ ہمیں اِن صلاحیتوں کو استعمال کر کے حقائق کی معرفت حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین! اِسی طرح اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کیا جاسکتا ہے۔

آیات ۲۴ تا ۲۷

قیامت ضرور آئے گی

اللہ نے تمام انسانوں کو پیدا فرمایا اور وسیع وعریض زمین میں پھیلا دیا۔ وہ اللہ انسانوں کو روزِ قیامت دوبارہ جمع فرمائے گا۔کافر سوال کرتے ہیں کہ قیامت کا دن کب آئے گا؟ نبی اکرم ﷺ کو تلقین کی گئی کہ کافروں کو بتا دیں کہ قیامت کے آنے کا وقت اللہ ہی جانتا ہے۔ البتہ میں تمھیں خبردار کررہا ہوں کہ قیامت آئے گی ضرور۔اُس روز کافروں کی صورتیں بگڑ جائیں گی اور ہوش اُڑ جائیں گے۔اُن سے کہا جائے گا کہ یہ ہے وہ آفت جس کے بارے میں تم جلدی مچا رہے تھے۔

آیات ۲۸ تا ۲۹

کافروں کے لیے دعوتِ غور وفکر

اِن آیات میں کافروں کو دعوتِ غور وفکر دی گئی ہے۔ وہ بدبخت نبی ﷺ کو کوستے تھے اور آپ ﷺ اور اہلِ ایمان کے لیے ہلاکت کی دعائیں مانگتے تھے۔اُن سے کہا گیا کہ مسلمانوں کے انجام کے بجائے اپنے انجام کی فکر کرو۔مسلمان چاہے ہلاک کر دیے جائیں یا اُن پر رحم کیا جائے لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کافروں کو عذاب سے کون بچائے گا؟ وہ لاچار اور بے بس معبودوں کو اللہ کا شریک ٹھہرا کر عذاب کے مستحق تو ہو چکے ہیں۔کیا اُن کے معبود اُنہیں اللہ کی پکڑ سے بچا سکیں گے؟ اِس کے برعکس مسلمانوں کا توکل و بھروسہ اللہ پر ہے، لہٰذا اللہ ضرور اُن پر رحم فرمائے گا۔جو لوگ اللہ پر ایمان لائے ہیں اور اُسی پر توکل کر رہے ہے، کافر اُنہیں گمراہ سمجھ رہے ہیں۔عنقریب وہ وقت آئے گا جب یہ بات کھل جائے گی کہ حقیقت میں گمراہ کون تھا؟

آیت ۳۰

ایسا سوال جو سوچنے پر مجبور کر دے

آخری آیت میں کافروں کے سامنے ایک سوال رکھ دیا گیا اور اُنہیں اس پر سوچنے کے لیے چھوڑ دیا گیا۔ عرب کے صحراؤں اور پہاڑی علاقوں میں زندگی کا سارا انحصار اُس پانی پر ہوتا ہے جو کسی جگہ زمین سے نکل آتا ہے۔ اگر یہ پانی زمین میں اُتر کر غائب ہو جائے تو اللہ کے سوا کوئی معبود ہے جو یہ آبِ حیات لا کر دے سکتا ہو؟ بلا شبہ ہر نعمت اللہ ہی کے خزانہ سے ملتی ہے۔ اللہ ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

سورۂ قلم

نبی ﷺ کی عظمت اور مخالفین کی ذلت کا بیان

اِس سورۂ مبارکہ کے اول و آخر نبی اکرم ﷺ کی عظمت اور درمیان میں آپ ﷺ کے مخالفین کی ذلت و پستی کا بیان ہے۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۱ تا ۷	عظمتِ مصطفیٰ ﷺ کا بیان
- آیات ۸ تا ۱۶	آپ ﷺ کے دشمنوں کی خباثت کا بیان
- آیات ۱۷ تا ۳۳	باغ والوں کا قصہ بطورِ عبرت
- آیات ۳۴ تا ۴۱	مخالفین کے باطل تصورات کی نفی
- آیات ۴۲ تا ۴۷	مخالفین کے برے انجام کا ذکر
- آیات ۴۸ تا ۵۲	نبی اکرم ﷺ کی دلجوئی کا بیان

آیات ۱ تا ۴

نبی اکرم ﷺ اخلاق کے بلند ترین مرتبہ پر ہیں

نبی اکرم ﷺ پر جب پہلی وحی نازل ہوئی اور آپ ﷺ غارِ حرا سے گھبرائے ہوئے گھر تک آئے تو مشرکینِ مکہ نے مشہور کر دیا کہ آپ ﷺ پر کسی جن کا سایہ ہو گیا ہے اور معاذ اللہ

آپ ﷺ مجنون ہیں۔ اِن آیات میں اللہ نے آپ ﷺ کی دلجوئی کے لیے فرمایا کہ قلم اور اُس کے ذریعہ لکھی جانے والی پوری تاریخِ انسانی کی تحریریں گواہ ہیں کہ آپ ﷺ مجنون نہیں۔کوئی مجنون قرآن جیسا اعلیٰ علمی وادبی کلام لوگوں کے سامنے بیان نہیں کرسکتا۔نہ ہی کوئی مجنون اخلاق کے اُس عظیم مقام تک پہنچ سکتا ہے جس پر آپ ﷺ فائز ہیں۔اللہ نے آپ ﷺ کے لیے ایسا اجر طے کردیا ہے جس کی کوئی انتہا نہ ہوگی۔اللہ ہمارے دلوں کو آپ ﷺ کی محبت کی خوشبو سے معطر، آپ ﷺ کی عظمت کے احساس سے مزین اور آپ ﷺ کے ادب واحترام کے پاس سے مؤدب فرمائے۔آمین!

آیات ۵ تا ۷

جلد ظاہر ہوجائے گا کون بھٹک گیا ہے؟

اِن آیات میں نبی اکرم ﷺ کو تسلی دی گئی کہ مخالفین آپ ﷺ کو آسیب زدہ قرار دے رہے ہیں لیکن جلد ہی ظاہر ہوجائے گا کہ کون ہدایت پر ہے اور کون سیدھی راہ سے بھٹک گیا ہے۔ آپ ﷺ نہ صرف ہدایت پر ہیں بلکہ آپ ﷺ کو اللہ نے دوسروں کو ہدایت کی راہ دکھانے کے لیے بھیجا ہے۔جولوگ آپ ﷺ کی مخالفت کررہے ہیں وہی ہیں جو بھٹکے ہوئے ہیں۔

آیات ۸ تا ۹

باطل کے ساتھ سمجھوتا نہیں ہوسکتا

مشرکینِ مکہ جب آپ ﷺ کو طنز، تشدد اور لالچ کے ذریعہ حق کی راہ سے نہ ہٹا سکے تو پھر سودے بازی کی پیشکش کرنے لگے۔وہ چاہتے تھے کہ آپ ﷺ اُن کی کچھ باتیں مان لیں تو وہ بھی آپ ﷺ کی کچھ باتوں کو مان لیں گے۔اللہ نے نبی اکرم ﷺ کو منع فرمایا کہ ہرگز اہلِ باطل کے ساتھ کوئی سمجھوتا نہ کریں۔حق وہی ہوتا ہے جو خالص ہو۔اگر حق کے ساتھ تھوڑے سے باطل کی آمیزش ہوگئی تو اب جو صورت بنے گی وہ باطل ہی قرار پائے گی۔بقول اقبالؔ

باطل دوئی پسند ہے حق لاشریک ہے
شرکت میانہٗ حق و باطل نہ کر قبول

آیات ۱۰ تا ۱۶

اہلِ باطل کا ایک خبیث کردار

یہ آیات اہلِ باطل میں سے ایک خبیث کردار کی مذمت کر رہی ہیں۔ یہ کردار ولید بن مغیرہ کا تھا جو نبی اکرم ﷺ پر باطل کے ساتھ سودے بازی کے لیے دباؤ ڈال رہا تھا۔ اللہ نے اُس بدبخت کے کردار کو بے نقاب کرتے ہوئے آگاہ کیا کہ یہ شخص بہت زیادہ جھوٹی قسمیں کھانے والا، طعنے دینے والا، لگائی بجھائی کرنے والا، خیر کے کاموں کا دشمن، حد سے گزرنے والا، گمراہی پر اڑنے والا، ولد الزنا اور بدترین مجرم ہے۔ اللہ نے اُسے مال اور بیٹوں سے نوازا ہے جن کی بناء پر اتراتا اور تکبر کرتا ہے۔ اللہ کی آیات سن کر اُنہیں پچھلوں کے قصہ اور کہانیاں قرار دیتا ہے۔ عنقریب اللہ اِس کی جھوٹی عزتِ نفس کو خاک میں ملا کر رکھ دے گا۔

آیات ۱۷ تا ۲۷

باغ والوں کی داستان بطورِ عبرت

اِن آیات میں اللہ نے ایسے بھائیوں کی داستان بیان فرمائی ہے جنہیں پھلا پھولا ایک باغ عطا کیا گیا تھا۔ ایک سال جب باغ میں خوب پھل آیا تو اُنہوں نے؛

- i- فیصلہ کیا کہ وہ ضرور کل باغ کا پھل اُتاریں گے۔ یہ فیصلہ کرتے ہوئے اللہ کو بالکل ہی فراموش کر دیا اور **ان شاء اللّٰہ** (اگر اللہ نے چاہا) تک نہ کہا۔
- ii- باہم طے کیا کہ اتارے ہوئے پھل میں سے کسی غریب کو کچھ بھی نہیں دیں گے۔ گویا بخل کا مظاہرہ کرتے ہوئے فصل کی زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔
- iii- پھل اتارنے کے لیے باغ کی طرف جانے کا ایسا انداز اختیار کیا جیسے وہ پھل اتارنے پر پوری قدرت رکھتے ہیں۔ اللہ کے اختیارِ مطلق کو بالکل ہی نظر انداز کر دیا۔

اللہ نے اُنہیں مذکورہ بالا جرائم کی سزا دی اور راتوں رات ایک آفت کے ذریعے اُن کے باغ کو اجاڑ دیا۔ صبح جب باغ کو دیکھا تو سر پیٹ لیا اور فریاد کرنے لگے کہ ہم تو لٹ گئے اور برباد ہو گئے۔ باغ والوں کی طرح اہل مکہ پر اللہ نے احسان کیا ہے اور نبی اکرم ﷺ جیسی عظیم ہستی اُن میں

بھیجی ہے۔ اگر مکہ والوں نے احسان فراموشی کی اور آپ ﷺ کی دعوت کو جھٹلا کر جرائم کا ارتکاب کیا تو باغ والوں کی طرح یہ بھی سزا پائیں گے۔

آیات ۲۸ تا ۳۳

سبق سیکھنے کی دعوت

باغ والوں میں سے ایک بھائی نے دوسروں کو متوجہ کیا کہ کیا تم بھول گئے ہو کہ میں نے تمہیں بار بار اللہ کا ذکر کرتے رہنے کی دعوت دی تھی۔ یہ بات سن کر پہلے تو بھائیوں نے ایک دوسرے پر اللہ کے ذکر سے غافل کرنے کا الزام لگایا۔ آخر کار اُنہوں نے اعتراف کیا کہ ہم سب نہ صرف ظالم بلکہ حد سے بڑھنے والے تھے۔ ہم اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتے ہیں۔ اللہ کی رحمت سے امید ہے کہ وہ ہمیں زیادہ بہتر باغ عطا فرمائے گا۔ اللہ ہم سب کو حادثات سے سبق سیکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

باغ کا اجڑنا بلاشبہ اللہ کے عذاب ہی کی ایک صورت تھی۔ البتہ اگر اِس بربادی سے اپنے رویہ کی اصلاح نہ کی تو پھر آخرت کے عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا۔ وہ عذاب زیادہ بڑا اور سخت ہوگا۔ اس حقیقت کا احساس کر کے مجرموں کو اصلاحِ حال کی کوشش کرنی چاہیے۔

آیات ۳۴ تا ۴۱

کیا متقی اور مجرم برابر ہیں؟

اِن آیات میں اللہ نے مشرکینِ مکہ کے دو من گھڑت اور باطل تصورات کی نفی کی ہے:

i- اُن کا تصور تھا کہ اللہ بڑا غفور و رحیم ہے اور وہ تمام انسانوں کو خواہ گناہ گار ہوں یا نیکوکار جنت میں داخل کرے گا۔ اللہ نے آگاہ فرمایا کہ نعمتوں والی جنت صرف متقیوں کے لیے ہے۔ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ متقی اور مجرم برابر ہو جائیں۔ مشرکین بتائیں کہ اللہ نے کس کتاب میں نازل کیا ہے کہ مجرموں کو بھی اُن کی خواہشات کے مطابق جنت کی نعمتیں حاصل ہوں گی۔ کیا اللہ نے مشرکین سے کوئی وعدہ کر رکھا ہے کہ جسے وہ روزِ قیامت پورا کرنے کا پابند ہے۔ کوئی ہے جو اِس طرح کا دعویٰ کر سکے؟ بلاشبہ یہ

تصورات من گھڑت اور خود ساختہ ہیں۔

ii- مشرکین دعویٰ کرتے تھے کہ اللہ کے ساتھ کچھ ہستیاں شریک ہیں۔ اُن سے سوال کیا گیا کہ اپنے اِس دعویٰ کے لیے سند پیش کریں کہ کب اللہ نے بتایا ہے کہ کچھ ہستیاں میرے ساتھ شریک ہونے کا درجہ رکھتی ہیں۔

اللہ ہمیں خود ساختہ اور من گھڑت تصورات اختیار کرنے سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیات ۴۲ تا ۴۳

جان بوجھ کر نماز چھوڑنے والوں کی ذلت

روزِ قیامت اللہ کی خاص تجلی کا ظہور ہوگا۔ اُس وقت تمام انسانوں کو اللہ کے سامنے سجدہ کرنے کی دعوت دی جائے گی۔ کچھ بدنصیب یہ سعادت حاصل کرنے سے محروم ہوں گے۔ شرم کے مارے اُن کی نگاہیں جھکی ہوں گی اور چہروں پر ذلت اور سیاہی چھا رہی ہوگی۔ اُن کا جرم یہ تھا کہ اُنہیں دنیا میں جب نماز کی طرف بلایا جاتا تھا تو وہ صحیح سالم ہونے کے باوجود نماز ادا نہیں کرتے تھے۔ اللہ ہمیں پنج وقتہ نماز پورے ذوق وشوق اور خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۴۴ تا ۴۷

حق کو جھٹلانے والوں کا برا انجام ہوگا

نبی اکرم ﷺ کو حوصلہ دیا گیا کہ آج آپ ﷺ کو مخالفین ذہنی وجسمانی اذیت دے رہے ہیں لیکن عنقریب اِن کا برا انجام ہونے والا ہے۔ یہ اِس طرح سے عذاب کے نرغے میں آئیں گے کہ اِنہیں شعور تک نہ ہوگا۔ اِنہیں مہلت دی جا رہی ہے لیکن یہ اللہ کی پکڑ سے بچ نہ سکیں گے۔ کیا آپ ﷺ اِن سے کوئی حقِ خدمت مانگ رہے ہیں کہ جس کی وجہ سے یہ آپ ﷺ سے دشمنی کر رہے ہیں۔ کیا اِن کے پاس غیب کے حقائق کا علم ہے کہ جس کی بنیاد پر اپنے تصورات پیش کر رہے ہیں اور آپ ﷺ پر الزامات لگا رہے ہیں۔ ایسے بدبخت برے انجام ہی کے مستحق ہیں۔

آیات ۴۸ تا ۵۰

نبی اکرم ﷺ کو صبر کی تلقین

اِن آیات میں نبی اکرم ﷺ کو مخالفین کی ایذا رسانی پر صبر کی تلقین کی گئی۔ اُن کے سامنے حضرت یونسؑ کی مثال پیش کی گئی۔ حضرت یونسؑ اپنی قوم کی سرکشی برداشت نہ کر سکے اور اللہ کا حکم آنے سے پہلے ہی قوم کو چھوڑ کر چلے گئے۔ اللہ نے اُنہیں ایک آزمائش سے گزارا۔ ایک مچھلی نے اُنہیں نگل لیا۔ اب اُنھوں نے مچھلی کے پیٹ میں اللہ کی تسبیح کی، اپنی لغزش کا اعتراف کیا اور اللہ سے مدد مانگی۔ اللہ نے اُنہیں مشکل سے نکالا اور صالحین میں بلند مقام سے نوازا۔ صبر کی کئی صورتیں ہیں۔ ایک صورت یہ بھی ہے کہ مخالفین کی ہٹ دھرمی اور ضد کو برداشت کیا جائے اور اللہ کا حکم آنے سے پہلے اُن سے دوری اختیار نہ کی جائے۔

آیات ۵۱ تا ۵۲

قرآنِ حکیم حقائق کی یاد دہانی ہے

مشرکینِ مکہ قرآنِ حکیم کے دشمن تھے۔ جب آپ ﷺ قرآنِ حکیم کی لوگوں کے سامنے تلاوت کرتے تو لوگوں تک قرآن کا پیغام پہنچنے میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کرتے۔ شور وغل کرتے اور نبی اکرم ﷺ کو معاذ اللہ مجنون قرار دے کر آپ ﷺ کی تلاوتِ آیات کا اثر زائل کرنے کی کوشش کرتے۔ آپ ﷺ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر آپ ﷺ کو متزلزل کرنے کی کوشش کرتے۔ اُنہیں آگاہ کیا گیا کہ قرآنِ حکیم دنیا و آخرت کے حقائق کی یاد دہانی کرا رہا ہے۔ تمہاری خیر اِسی میں ہے کہ اِس یاد دہانی سے فائدہ اٹھالو۔

سورۂ الحاقہ

آخرت کا ذکر مؤثر اسلوب میں

اِس سورۂ مبارکہ میں آخرت کے احوال اور اِس حقیقت کو جھٹلانے والوں کا عبرتناک انجام بڑے مؤثر پیرائے میں بیان ہوا ہے۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۱ تا ۱۲ انکارِ آخرت کا عبرتناک انجام
- آیات ۱۳ تا ۳۷ احوالِ آخرت
- آیات ۳۸ تا ۵۲ عظمتِ قرآن

آیات ۱ تا ۵

قومِ ثمود کی ہلاکت

اِن آیات میں آگاہ کیا گیا کہ قیامت کا واقع ہونا ایک برحق حقیقت ہے۔ بدقسمت قوموں نے ماضی میں اِس حقیقت کو جھٹلایا۔ اِن قوموں میں عاد اور ثمود کی قومیں بھی شامل تھیں۔ قومِ ثمود کو اللہ نے زبردست زلزلہ کے ذریعہ ہلاک کیا۔ زلزلہ کے وقت ایک آتش فشاں پھٹا جس کے دھماکہ کی آواز اِس قدر شدید تھی کہ وہی قومِ ثمود کے لیے ہلاکت خیز ثابت ہوئی۔ اللہ ہمیں بدقسمت قوموں کی روش اختیار کرنے سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیات ۶ تا ۸

قومِ عاد کا عبرتناک انجام

قومِ عاد کی بربادی ایک تیز وتند ہوا کے ذریعہ ہوئی۔ اللہ نے یہ ہوا، اُن پر آٹھ دنوں اور سات راتوں تک چھوڑے رکھی۔ اِس ہوا نے اُس قوم کے ہر کافر کو اٹھا اٹھا کر پٹخا۔ اُن کے قد کاٹھ بہت اونچے تھے لہٰذا اُن کی لاشیں کھجور کے کھوکھلے تنوں کی مانند بکھری ہوئی نظر آرہی تھیں۔ بدقسمت قوم کا ایک بھی کافر فرد سلامت نہ رہا۔ اللہ ہمیں اُن کے انجام سے عبرت حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۹ تا ۱۲

آلِ فرعون، قومِ لوطؑ اور قومِ نوحؑ پر عذاب

آلِ فرعون، قومِ لوطؑ اور قومِ نوحؑ اللہ کے رسولوں کی نافرمانی اور سنگین جرائم کرنے والی قومیں

تھیں۔ اللہ نے اُن کی شدید پکڑ کی۔ آلِ فرعون کو سمندر میں غرق کیا۔ قومِ لوطؑ کی بستیاں الٹ دیں اور قومِ نوحؑ کو ایک زبردست طوفان کے ذریعہ ہلاک کیا۔ البتہ ہر قوم کے مومن گروہ کو عذاب سے محفوظ رکھا گیا۔ خاص طور پر قومِ نوحؑ کے صالح افراد کو ایک کشتی میں سوار کرلیا گیا۔ اِس کشتی کو اللہ نے رہتی دنیا تک کے لیے نشانی اور یادگار بنادیا۔

آیات ۱۳ تا ۱۸

قیامت کا نقشہ

روزِ قیامت صور میں پھونک ماری جائے گی اور کائنات میں ہولناک تباہی آجائے گی۔ زمین کو پہاڑوں سمیت اٹھا کر پٹخا جائے گا۔ پہاڑ ریزہ ریزہ ہوجائیں گے اور زمین بالکل صاف چٹیل میدان بن جائے گی جس پر نہ کوئی ابھار ہوگا اور نہ ہی کوئی موڑ۔ آسمان پھٹ کر بالکل ہی کمزور اور بودا سا محسوس ہوگا۔ فرشتے آسمان کے کناروں پر ہوں گے۔ رب ذوالجلال انسانوں کا حساب لینے کے لیے زمین پر جلوہ افروز ہوگا اور اُس کا تخت آٹھ فرشتوں نے تھاما ہوا ہوگا۔ اب ہر انسان باری باری رب کے حضور پیش ہوگا اور اُس کا کوئی راز بھی رب سے پوشیدہ نہ رہے گا۔ اللہ اُس روز کی رسوائی سے ہمیں محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیات ۱۹ تا ۲۴

نیک انسان کے لیے حسین انعام

نیک انسان کو نامۂ اعمال سیدھے ہاتھ میں دیا جائے گا۔ وہ دوسروں کو نامۂ اعمال دکھاتا پھرے گا۔ خوشی سے کہے گا کہ مجھے دنیا میں یقین تھا کہ اعمال کا حساب کتاب ہوگا اور میں نے اِس کے لیے تیاری کی تھی۔ اب وہ جنت میں بڑے اطمینان کے ساتھ راحتوں سے بھرپور زندگی بسر کرے گا۔ جنت کے درخت اونچے ہوں گے لیکن اُن کے میوے جھکے ہوئے ہوں گے۔ کہا جائے گا کہ اِس جنت میں کھاؤ اور پیو خوب مزے لے کر۔ یہ انعام ہے دنیا میں نیک اعمال کرنے کا۔ اللہ یہ انعام ہم سب کو عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۲۵ تا ۲۹

روزِ قیامت مجرم کی چیخ وپکار

روزِ قیامت برے انسان کونامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔نامۂ اعمال ملتے ہی وہ نالہ وفریاد کرے گا۔ہائے کاش مجھے نامۂ اعمال نہ دیا گیا ہوتا۔میرے سیاہ اعمال میرے سامنے نہ آئے ہوتے۔کاش میری موت نے مجھے ختم ہی کر دیا ہوتا۔میرا مال میرے کچھ کام نہ آیا۔میری تمام ملکیت میرے ہاتھ سے چلی گئی۔اللہ ہمیں ایسی رسوائی سے محفوظ فرمائے۔آمین!

آیات ۳۰ تا ۳۷

برے انسان کا برا انجام

برا انسان نامۂ اعمال دیکھ کر چیخ وپکار کررہا ہوگا لیکن اب اس کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔اللہ فرشتوں کوحکم دے گا کہ اِس کے گلے میں طوق ڈال دو۔پھر اِسے جہنم میں پھینک دواور ایسی زنجیر میں جکڑ دو جس کی لمبائی ستر گز ہے۔وہ اللہ کے غیظ وغضب سے نہیں ڈرتا تھا اور نہ ہی اُسے مساکین کو دیکھ کر رحم آتا تھا۔اب جہنم میں کوئی اُس کا ہمدرد نہ ہوگا۔اُسے اپنے ہی زخموں کا خون اور پیپ غذا کے طور پر پینا ہوگا۔اللہ ہم سب کو اِس انجامِ بد سے محفوظ فرمائے۔آمین!

آیات ۳۸ تا ۴۳

عظمتِ قرآن

اِن آیات میں عظمتِ قرآن کے بیان کے لیے کائنات کی ہر شے کی قسم کھائی گئی ہے۔نظر آنے والی اور نظر نہ آنے والی ہر شے قرآن کی عظمت کی گواہ ہے۔بلاشبہ یہ قرآنِ حکیم کے لیے بہت بڑا اعزاز ہے۔کائنات کی ہر شے کی قسم کھا کر کہا گیا ہے کہ قرآن اللہ کے مقرب فرشتے حضرت جبرائیلؑ کے ذریعہ نبی اکرم ﷺ پر نازل کیا گیا ہے۔نہ قرآن کسی شاعر کی شاعری ہے اور نہ ہی کسی عامل کا منتر۔یہ صرف اور صرف اللہ ہی کا کلام ہے۔اللہ ہم سب کو اپنے کلام کی عظمت کی معرفت عطا فرمائے۔آمین!

آیات ۴۴ تا ۴۷

اگر قرآن اللہ کا کلام نہ ہوتا...

یہ آیات بڑے جلالی اسلوب میں آگاہ کررہی ہیں کہ بالفرض حضرت محمد ﷺ خود سے کلام وضع کر کے اللہ کی طرف منسوب کرتے تو اللہ اُنہیں ہرگز ایسا نہ کرنے دیتا۔ اگر وہ محض چند باتیں ہی خود سے بنا کر اُنہیں اللہ کا کلام قرار دیتے تو اللہ اُن کی سخت پکڑ فرماتا اور کوئی اُنہیں اللہ کی پکڑ سے بچا نہ سکتا تھا۔ حضرت محمد ﷺ اللہ کے سچے نبی ہیں۔ اُن کی سچائی کی بشارت دشمن بھی الصادق کہہ کر دیتے رہے ہیں۔ ایسی عظیم ہستی ہرگز کسی خود ساختہ کلام کو اللہ کی طرف منسوب نہیں کرسکتی۔

آیات ۴۸ تا ۵۲

قرآن عظیم نصیحت اور یقینی حق ہے

قرآنِ حکیم متقیوں کے لیے دنیا و آخرت کے حقائق کی یاد دہانی ہے۔ اِس کی ناقدری کرنے والے دنیا و آخرت میں ذلیل اور رسوا ہوں گے۔ قرآن کی دی ہوئی ہر خبر یقینی حق ہے۔ بلاشبہ اِس کا نازل کرنے والا رب اِس لائق ہے کہ ہر وقت اور ہر گھڑی اُس کے مبارک نام کی تسبیح کی جائے۔ اللہ ہمیں اِس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ (بخاری)

''دو کلمے زبان پر ہلکے ہیں، ترازو میں بھاری ہوں گے، رحمان کو بہت پسند ہیں

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ''۔

ہے یہ وہ نام خاک کو پاک کرے نکھار کر

ہے یہ وہ نام خار کو پھول کرے نکھار کر

ہے یہ وہ نام ارض کو کردے سما ابھار کر

اکبر اِسی کا ورد تو صدق سے بے شمار کر

سورۂ معارج

اچھے اور برے کردار کی وضاحت

اِس سورۂ مبارکہ میں اچھے اور برے کردار کے اوصاف اور انجام سے آگاہ کیا گیا ہے۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۱تا۱۸ برے لوگوں پر عذابِ آخرت
- آیات ۱۹تا۳۵ اچھے لوگوں کے اوصاف اور حسنِ انجام
- آیات ۳۶ تا۴۴ برے لوگوں کا کردار اور انجام

آیات ۱ تا ۷

کافروں کے لیے نبی اکرم ﷺ کی بددعا

نبی انسان ہوتے تھے اور اُن کے سینوں میں بھی دل ہوتے تھے۔ اُن کے دل کافروں کی ایذارسانی سے دکھتے تھے اور دکھے دلوں سے بددعائیں نکلتی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے بھی کفار کی شرارتوں کے حد سے بڑھنے کے بعد اُن کے حق میں بددعا کی۔ اللہ اِن آیات میں آپ ﷺ کو صبر کی تلقین فرمارہا ہے۔ ساتھ ہی یقین دہانی کرارہا ہے کہ اِن کافروں پر ایسا عذاب آئے گا جسے ٹالا نہ جاسکے گا۔ یہ عذاب روزِ قیامت آئے گا جس کی طوالت کافروں کے لیے پچاس ہزار برس کے برابر ہوگی۔ وحشت اور بے چینی کے ساتھ یہ طوالت بھی کسی عذاب سے کم نہ ہوگی۔ اِس کے بعد اُنہیں جہنم کے ہولناک عذاب سے دوچار کردیا جائے گا۔ کافر روزِ قیامت کو دور محسوس کررہے ہیں لیکن اللہ کی تقویم کے مطابق وہ دن بہت ہی قریب ہے۔

آیات ۸ تا ۱۴

میرے پیاروں کو جہنم میں ڈال دو، مجھے چھوڑ دو

یہ آیات روزِ قیامت کا ہولناک نقشہ کھینچ رہی ہیں۔ آسمان تباہ ہوکر پگھلے ہوئے تانبے کی صورت اختیار کرجائے گا۔ پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح ہوجائیں گے۔ اُس روز قریبی دوست قریب ہونے کے باوجود ایک دوسرے کا حال نہ پوچھیں گے۔ مجرم اُس روز چاہے گا کہ خود کو جہنم کی

آگ سے بچالے اپنے بیٹے، بیوی، بھائی، پورے خاندان بلکہ دیگر تمام انسانوں کو فدیہ میں دے کر۔ اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ آج ہم جن محبتوں کو ترجیح دے کر اللہ کے احکامات کو پسِ پشت ڈالتے ہیں وہ کتنی عارضی ہیں۔ دوسروں کی دنیا سنوارنے کے لیے اپنی آخرت برباد کرتے ہیں۔ اللہ ہمیں اپنی محبت کو تمام رشتہ داروں کی محبتوں پر ترجیح دینے اور ہر حال میں اپنی رضا والے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۱۵ تا ۱۸

مجرم جہنم سے بچ نہ سکے گا

روزِ قیامت کوئی فدیہ دینے کی کوشش مجرم کو جہنم سے بچا نہ سکے گی۔ جہنم کی دہکتی ہوئی آگ اُس کے کلیجہ پر وار کرے گی۔ یہ آگ ہر ایسے بخیل کو عذاب دینے کے لیے پکارے گی جس نے ناجائز ذرائع سے مال جمع کیا اور اُسے سمیٹ کر رکھا۔ دنیا میں سرمایہ اور جائدادیں بڑھتی رہیں لیکن انسان اُن سے فائدہ نہ اٹھا سکا۔ البتہ آخرت میں اپنے آپ کو شدید سے شدید تر عذاب کا مستحق بنالیا۔ اللہ ہمیں اِس خسارے سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیات ۱۹ تا ۲۱

اللہ کی نگاہ میں ناپسندیدہ کردار

اللہ ایسے انسان کو پسند نہیں کرتا جو نعمتیں ملنے پر شکر ادا نہ کرے اور تکالیف آنے پر صبر نہ کرے۔ وہ تکالیف پہنچنے پر خوب آہ وزاری اور اللہ سے شکوے کرتا ہے۔ نعمتیں مل جائیں تو بخل کرتے ہوئے اُنہیں سمیٹ سمیٹ کر رکھنے اور دوسروں کو اِن کی برکات سے محروم رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اللہ ہمیں اِس کے برعکس مومنانہ کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ایسا کردار جس کے بارے میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

عَجَباً لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَہٗ کُلَّہٗ خَیْرٌ وَلَیْسَ ذٰلِکَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْہُ سَرَّآءُ شَکَرَ فَکَانَ خَیْرًا لَّہٗ وَاِنْ اَصَابَتْہُ ضَرَّآءُ صَبَرَ فَکَانَ خَیْرًا لَّہٗ (مسلم)

’’مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے۔ اُس کے ہر معاملے میں خیر ہے اور یہ چیز مومن کے علاوہ کسی

کو حاصل نہیں۔ اگر اُسے نعمت ملے، وہ شکر کرتا ہے تو یہ اُس کے لیے بہتر ہے اور اگر اُسے تکلیف پہنچے، وہ صبر کرتا ہے تو یہ اُس کے لیے بہتر ہے''۔

آیات ۲۲ تا ۳۵

اللہ کی نگاہ میں پسندیدہ کردار

اللہ کو اپنے وہ بندے محبوب ہیں جو:

i- باقاعدگی سے پنج وقتہ نماز ادا کرتے ہیں۔

ii- اپنی کمائی کا ایک متعین حصہ مستحقین کی مدد کے لیے خرچ کرتے ہیں۔

iii- اپنے طرزِ عمل سے عملی ثبوت پیش کرتے ہیں کہ اُنہیں اللہ کے ہاں جوابدہی کا احساس ہے اور اِس احساس سے وہ لرزاں و ترساں رہتے ہیں۔

iv- جنسی اعتبار سے ایک پاکیزہ زندگی بسر کرتے ہیں۔

v- اپنی امانتوں کی پاسداری کرتے ہیں۔

vi- اپنے وعدوں کو پورا کرتے ہیں۔

vii- گواہی کو نہیں چھپاتے۔

viii- اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں یعنی اُنہیں پورے آداب اور پابندئ وقت کے ساتھ مساجد میں باجماعت ادا کرتے ہیں۔

بشارت دی گئی کہ ایسا کردار رکھنے والوں کی جنت میں خوب عزت افزائی کی جائے گی۔

آیات ۳۶ تا ۳۹

کیا نبی ﷺ کے دشمن جنت میں جائیں گے؟

جب نبی اکرم ﷺ حرم میں نماز ادا فرماتے تو آپ ﷺ کے دشمن ہر طرف سے دوڑتے ہوئے آپ ﷺ کے گرد جمع ہو جاتے اور آپ ﷺ کو نماز پڑھنے سے روکتے۔ اللہ کے حبیب ﷺ کو ستانے جیسا سنگین جرم کرنے کے باوجود دعویٰ کرتے کہ ہمارے معبود ہماری شفاعت کریں گے اور ہم اُس کے ذریعہ نعمتوں والی جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ اللہ نے اِن آیات میں مجرموں کے اِس دعویٰ کو سختی سے رد فرما دیا ہے۔ یہ جانتے نہیں کہ اُنہیں کیسی ناپاک

شے سے پیدا کیا گیا ہے۔اس ناپاک شے سے بنی مخلوق ہرگز اِس لائق نہیں کہ نعمتوں والی جنت میں جائے۔ جنت میں صرف وہی انسان جائے گا جس نے ایمان اور اعمالِ صالحہ کے ذریعہ خود کو پاک کرلیا ہو۔

آیات ۴۰ تا ۴۴

نبی ﷺ کے دشمن ذلیل ورسوا ہوں گے

نبی اکرم ﷺ کی دلجوئی کرتے ہوئے تلقین کی گئی کہ آپ ﷺ اپنے دشمنوں کی شرارتوں سے غمگین نہ ہوں۔ اُنہیں تمسخر واستہزاء کرنے دیں۔ وہ اللہ جو زمین کے ہر حصہ پر سورج طلوع اور غروب کر کے دن اور رات بدلتا ہے اور جس نے اُنہیں پہلی بار ایک ناپاک شے سے بنایا ہے، وہ اُنہیں روزِ قیامت دوبارہ پیدا کرے گا۔ اُس روز یہ قبروں سے نکل کر میدانِ حشر کی طرف تیزی سے دوڑیں گے جیسے کسی ہدف کا تعاقب کررہے ہوں۔ اُس روز شرم کے مارے اُن کی نگاہیں جھکی ہوئی ہوں گی اور ذلت اُن پر چھائی ہوئی ہوگی۔ یہی وہ دن ہے جس روز اُنہیں جرائم کی سزا دینے کا وعدہ کیا گیا ہے۔

سورۂ نوح

حضرت نوحؑ کی دعوت اور فریاد

اِس سورۂ مبارکہ میں حضرت نوحؑ کی رب کی بارگاہ میں فریاد کا ذکر ہے۔ اُنہوں نے قوم کے سامنے پیش کی گئی دعوت، مخالفین کا ردِ عمل اور اُن کی سازشوں کا ذکر اپنے رب کو سنایا اور پھر اُن مخالفین کو سخت ترین سزا دینے کی بددعا کی۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۱ تا ۴ — حضرت نوحؑ کی اجمالی دعوت
- آیات ۵ تا ۷ — مخالفین کا ردِ عمل
- آیات ۸ تا ۲۰ — حضرت نوحؑ کی تفصیلی دعوت
- آیات ۲۱ تا ۲۸ — حضرت نوحؑ کی فریاد اور مخالفین کے خلاف بددعا

آیات ۱ تا ۴

حضرت نوحؑ کی اجمالی دعوت

اللہ نے حضرت نوحؑ کو اُن کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔ آپؑ نے قوم کے سامنے اپنی رسالت کا اعلان کیا اور اُنہیں دعوت دی کہ صرف اللہ کی بندگی کرو، اُس کا تقویٰ اختیار کرو اور اِس کے لیے میری اطاعت کرو۔ اللہ تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور تمہیں ایک معینہ مدت تک دنیا کی نعمتوں سے فائدہ اٹھانے کا موقع دے گا۔ ہاں جب تمہاری وہ مدت ختم ہونے کا وقت آ گیا تو پھر اُسے کوئی ٹال نہ سکے گا۔

آیات ۵ تا ۷

مخالفین کا ردِّعمل

حضرت نوحؑ نے دن اور رات میں بار بار قوم کے سامنے اللہ کا پیغام پیش کیا۔ قوم نے بڑی حقارت سے آپؑ کی دعوت کو جھٹلا دیا۔ آپؑ نئے نئے اسلوب اور مثالوں سے اُنہیں سمجھاتے رہے لیکن اُن کی سرکشی اور حق سے دوری بڑھتی چلی گئی۔ آپؑ اُن کے لیے بھلائی اور بخشش کے خواہش مند تھے لیکن وہ آپؑ کو اپنا دشمن سمجھتے تھے۔ آپؑ دعوت دیتے اور وہ کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے۔ اپنی چادروں سے منہ کو ڈھانپتے اور تکبر سے اٹھ کر چل پڑتے۔ سلام ہے حضرت نوحؑ کے صبر و تحمل پر کہ وہ پھر بھی دل سوزی سے قوم کی اصلاح کی مسلسل کوشش کرتے رہے۔

آیات ۸ تا ۱۳

استغفار کی برکتیں

حضرت نوحؑ قوم کو بار بار اللہ کی بارگاہ میں توبہ اور استغفار کرنے کی تلقین کرتے رہے۔ اُنہوں نے قوم کو بشارت دی کہ استغفار کرنے کا انعام یہ ملے گا کہ اللہ:

i- گناہ معاف فرما دے گا۔

ii- رحمتوں والی بارش برسائے گا۔

iii- مالی اعتبار سے خوشحالی عطا فرمائے گا۔

iv- اولاد کی نعمت سے نوازے گا۔

v- باغات اور پھلوں کی فروانی کردے گا۔

vi- بہتی ہوئی نہریں جاری فرمادے گا۔

یہ نعمتیں تو حاصل ہوں گی استغفار کرنے سے۔ اِس کے برعکس اگر اپنے گناہوں پر اڑے رہے تو اللہ کی طرف سے سخت پکڑ کا اندیشہ ہے۔ خیر اِسی میں ہے کہ اللہ کے جلال وغضب کے اظہار سے ڈرا جائے اور استغفار کر کے اُس کی رحمت اور عنایات کے حصول کی کوشش کی جائے۔

آیات ۱۴ تا ۲۰

اللہ کی آیات کے ذریعہ تذکیر

ان آیات میں حضرت نوحؑ نے قوم کو اللہ کی کئی آیات کی طرف متوجہ فرمایا تا کہ قوم اللہ کی معرفت حاصل کرے اور اُس کی نعمتوں کا احساس کر کے اُس کے سامنے سر جھکا دے۔

حضرت نوحؑ نے قوم کو متوجہ کیا کہ دیکھو اللہ نے:

i- کس طرح مختلف مراحل سے گزار کر انسان کی تخلیق کو مکمل کیا۔

ii- سات آسمان تہہ بہ تہہ بنائے۔

iii- چاند کو رات کی تاریکی میں روشن نشانی کے طور پر بنایا۔

iv- سورج کو جلتے ہوئے چراغ کی صورت میں پیدا فرمایا۔

v- انسان کو زمین سے نباتات کی طرح اگایا یعنی زمین کی مٹی سے انسان کی تخلیق کی ابتداء کی۔

vi- انسان کو موت دی، زمین کے حوالے کیا اور پھر زندہ کر کے زمین سے نکالے گا۔

vii- زمین کو انسانوں کے لیے بچھونا بنا دیا اور راوروہ اِس کے کشادہ راستوں پر اپنی ضروریات کے لیے بڑی سہولت کے ساتھ سفر کرتے ہیں۔

اللہ ہم سب کو اپنی آیات پر غور کرنے اور اِن کے ذریعہ اپنی معرفت کے حصول اور نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۲۱ تا ۲۴

حضرت نوحؑ کی فریاد اور بددعا

حضرت نوحؑ نے اللہ کی بارگاہ میں فریاد کی کہ میری قوم کی اکثریت نے میری نافرمانی کی اور اپنے اُن سرداروں کی پیروی کی جو مال و دولت کی کثرت سے غفلت کا شکار تھے اور خسارے سے دوچار ہونے والے تھے۔ اِن سرداروں نے میرے خلاف بڑی بڑی سازشیں کیں۔ میری دعوتِ توحید کی ضد میں دوسروں کو شرک پر ڈٹے رہنے کی تاکید کرتے رہے۔ اپنی قوم پر زور دیا کہ ہرگز اپنے معبودوں، ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر کو نہ چھوڑنا۔ اُنہوں نے قوم کی اکثریت کو گمراہ کر دیا۔ اب مجھے اُن کی اصلاح کی کوئی امید نہیں۔ اے اللہ! اِن ظالموں کی گمراہی میں اور اضافہ فرما۔

آیت ۲۵

قومِ نوحؑ پر عذابِ قبر

اللہ نے حضرت نوحؑ کی مخالفین کے خلاف بددعا قبول فرمائی اور اُنہیں ہدایت سے محروم کر دیا۔ پھر اُنہیں طوفان کے ذریعہ ہلاک کیا اور آگ کے عذاب سے دوچار کر دیا۔ گویا اُن کے لیے قبر بھی جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا بن گئی۔ جب اللہ کی طرف سے اُن پر تباہی آئی تو کوئی اُنہیں بچانے کے لیے مدد کو نہ آیا۔ بلاشبہ ظالم اِسی انجام کے مستحق ہیں۔

آیات ۲۶ تا ۲۸

دکھی دل کی صدا

حضرت نوحؑ نے دکھے دل سے صدا دی کہ اے اللہ، زمین پر کافروں کا بستا ہوا ایک گھر بھی باقی نہ رہنے دے۔ یہ بدبخت نہ صرف دوسرے لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں بلکہ اُن کی آئندہ نسلوں سے بھی کسی خیر کی توقع نہیں۔ اے اللہ! بخشش فرما دے میری، میرے ماں باپ کی اور تمام اہلِ ایمان مردوں اور عورتوں کی۔ البتہ کافروں کے لیے اضافہ نہ فرما مگر زیادہ سے زیادہ تباہی، بربادی اور رسوائی کا۔

سورۂ جن

جنات کی ایمان افروز دعوت

اِس سورۂ مبارکہ میں جنات کی اپنے ہم جنسوں کے لیے ایمان افروز دعوت کا بیان ہے۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۱ تا ۱۷ جنات کی دعوت
- آیات ۱۸ تا ۲۸ نبی اکرم ﷺ کا مشرکینِ مکہ سے خطاب

آیات ۱ تا ۳

قرآن کی عظمت جنات کی زبانی

جنات کی ایک جماعت نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی قرآن کریم کا بیان سنا اور فوراً ہی ایمان لے آئے اور جا کر اپنی قوم کو بھی ایمان لانے کی دعوت دی۔ اُنھوں نے کہا کہ ہم نے دل کو متاثر کرنے والا قرآن سنا ہے۔ یہ قرآن کامیابی کی راہ یعنی توحید کے عقیدہ کی طرف رہنمائی کر رہا ہے۔ ہم نے یہ راہ اختیار کر لی ہے اور اب ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے۔ قرآن ہمیں آگاہ کر رہا ہے کہ ہمارے رب کا مقام بہت ہی بلند و بالا ہے۔ نہ اُس کی کوئی بیوی ہے نہ ہی اولاد۔ وہ ہر اعتبار سے یکتا ہے۔

آیات ۴ تا ۷

گمراہی کا سبب ...... انکارِ آخرت

جنات ابلیس کی مذمت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ ہم میں سے ایک احمق ہے جو اللہ کے حوالے سے گمراہی پر مبنی تصورات پھیلا رہا ہے۔ ہمیں تو گمان بھی نہیں تھا کہ جنات اور انسان اللہ کے بارے میں جھوٹ بول سکتے ہیں۔ پھر انسانوں میں سے کچھ گمراہ ہیں جو اللہ کے بجائے جنات کی پناہ طلب کرتے ہیں۔ اِس سے سرکش جنات کا تکبر اور احساسِ بڑائی اور بڑھ جاتا ہے۔ جنات اور انسانوں کی گمراہی کا اصل سبب یہ ہے کہ اُنھیں یقین ہی نہیں کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا ہے اور اپنے ہر عمل کی اللہ کے سامنے جوابدہی کرنی ہے۔

آیات ۸ تا ۱۰

آسمان پر وحی کی خصوصی حفاظت

جنات بیان کرتے ہیں کہ ہم آسمان پر جا کر یہ سن گن لینے کی کوشش کرتے تھے کہ اللہ اہلِ زمین کے لیے کیا فیصلے فرشتوں کے حوالے کر رہا ہے۔ اِن دنوں ہم نے دیکھا کہ آسمان انگاروں سے بھرا ہوا ہے اور اُس میں سخت پہرہ ہے۔ اگر کوئی جن سن گن لینے کی کوشش کرتا ہے تو اُس پر فوراً انگارہ پھینکا جاتا ہے۔ اِس طرح کی آسمان پر نگرانی اُسی وقت ہوتی ہے جب اللہ نے دنیا میں کسی رسول کو بھیج دیا ہو اور وحی کا نزول ہو رہا ہو۔ رسول کے آنے کے بعد اہلِ زمین ایک نازک صورت سے دوچار ہو جاتے ہیں۔ رسول کی دعوت قبول نہیں کریں گے تو لازماً ہلاک ہوں گے اور اگر دعوت قبول کرلیں گے تو نعمتوں سے سرفراز ہوں گے۔ اب اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ اِس بار رسول کے آنے کے بعد زمین والوں کے ساتھ کیا ہوتا ہے؟ جنات کا یہ بیان اِس بات کا مظہر ہے کہ وہ ماضی میں آنے والے رسولوں اور اُن کی قوموں کی تاریخ اور انجام سے واقف تھے۔

آیات ۱۱ تا ۱۳

ایمان لانے ہی میں خیر ہے

جنات بیان کرتے ہیں کہ ہم میں سے صالحین بھی ہیں اور نافرمان بھی۔ البتہ نافرمانوں کو سمجھ لینا چاہیے کہ وہ زمین یا آسمان میں کہیں بھی پہنچ جائیں اللہ کی پکڑ سے نہیں بچ سکتے۔ ہم سب کی خیر اِسی میں ہے کہ ہم اللہ کی نازل کردہ ہدایت پر ایمان لے آئیں اور اُس کے فرمانبردار بن جائیں۔ جس نے بھی سعادت حاصل کی اُسے کوئی نقصان نہ ہوگا اور نہ ہی اُس پر کوئی زیادتی ہوگی۔

آیات ۱۴ تا ۱۷

اچھے اور برے کردار کا انجام

جنات آگاہ کر رہے ہیں کہ قرآن کے نزول کے بعد ہمارے لیے دو کردار ہو سکتے ہیں۔ اگر ہم نے قرآن کی تعلیمات کے سامنے سر جھکا دیا تو کامیابی کی راہ چن لی۔ اللہ دنیا میں رحمتیں عطا کرے گا اور آخرت میں بھی انعامات سے نوازے گا۔ اِس کے برعکس اگر ہم نے قرآن کی تعلیمات

سے پہلوتہی کی تو ہم جہنم کا ایندھن بن جائیں گے اور ہمارے لیے عذاب میں مسلسل اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ اللہ تمام جن وانس کو تعلیماتِ قرآنی کی پیروی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۱۸ تا ۱۹

مساجد میں اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو

مساجد اللہ کے گھر اور توحید کے مراکز ہیں۔ اُن میں صرف اللہ ہی کی عبادت جاری وساری رہنی چاہیے اور صرف اللہ ہی کو پکارا جانا چاہیے۔ یہ مساجد کی بڑی بے حرمتی ہے کہ وہاں شرک کیا جائے اور اللہ کے ساتھ کسی اور کو پکارا جائے۔ مشرکینِ مکہ اِسی بے حرمتی کے مرتکب ہو رہے تھے۔ وہ مسجد حرام میں اپنے خودساختہ معبودوں کو پکارتے تھے۔ جب نبی اکرم ﷺ وہاں آکر اللہ کی عبادت کرتے تو مشرکین آپ ﷺ پر دست درازی کرتے اور آپ ﷺ کو اللہ کی خالص عبادت سے روکنے کی کوشش کرتے تھے۔ گویا وہ بدبخت دہرے جرم کا ارتکاب کر رہے تھے۔

آیات ۲۰ تا ۲۵

نبی اکرم ﷺ کا اظہارِ عاجزی وانکساری

جب مشرکینِ مکہ نبی اکرم ﷺ پر ہجوم کرتے تو آپ ﷺ اُنہیں صاف صاف بتا دیتے کہ میں تمہارے دباؤ میں نہیں آؤں گا۔ اپنے رب کو پکارتا رہوں گا اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروں گا۔ میں ذاتی طور پر تمہارے مقابلے کی قوت نہیں رکھتا۔ نہ تمہیں نقصان پہنچا سکتا ہوں اور نہ ہی تمہیں ہدایت دے سکتا ہوں۔ میرا کل بھروسہ صرف اور صرف اللہ پر ہے۔ میں خود اللہ سے ڈرتا ہوں کہ اگر میں نے اُس کا پیغام تم تک نہ پہنچایا تو وہ میری پکڑ فرمائے گا۔ کان کھول کر سن لو اگر تم نے اللہ کی اور میری نافرمانی کی تو اللہ تمہیں ہمیشہ ہمیش کے لیے جہنم میں ڈال دے گا۔ آج تمہیں اپنی قوت اور نفری کی کثرت پر بڑا ناز ہے لیکن روزِ قیامت تمہیں اندازہ ہو جائے گا کہ تم اللہ کے مقابلے میں کس قدر کمزور اور بے یار و مددگار ہو۔ البتہ میں نہیں جانتا کہ وہ قیامت کا دن کب آئے گا۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ دن قریب ہے یا ابھی اللہ نے تمہیں مزید مہلت دینے کا فیصلہ کیا ہوا ہے۔

جس طرح اللہ کے نبی کے لیے ضروری تھا کہ لوگوں تک اللہ کا پیغام پہنچائیں اِسی طرح ختمِ نبوت کی

وجہ سے اِس امت پر بھی اب یہ فریضہ لازم ہے۔ اگر ہم نے نوعِ انسانی تک اللہ کا پیغام نہ پہنچایا تو ہمیں بھی اللہ کی پکڑ کا سامنا ہوگا۔ اللہ ہمیں یہ ذمہ داری ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۲۶ تا ۲۸

رسولوں کو غیب کا کچھ علم دیا جاتا ہے

اللہ ہی کل علمِ غیب رکھتا ہے۔ یہ علم وہ کسی پر ظاہر نہیں فرماتا۔ البتہ اپنے رسولوں کو اِس میں سے کچھ علم دیتا ہے تاکہ وہ پورے یقین کے ساتھ لوگوں کو غیبی حقائق پر ایمان لانے کی دعوت دیں۔ اللہ جب رسولوں تک غیب کا علم فرشتوں کے ذریعہ بھیجتا ہے تو اُس کی حفاظت کے لیے خصوصی اہتمام کرتا ہے تاکہ جنات اُس میں سے کچھ اُچک نہ لیں۔ بلاشبہ اللہ ہر شے کا نگران ونگہبان ہے۔

سورۂ مزمل

تزکیۂ نفس کے لیے قرآن کا لائحۂ عمل

اِس سورۂ مبارکہ میں وہ ہدایات دی گئیں ہیں جو انسان کے نفس کے تزکیہ اور قلب کے تصفیہ کے لیے مفید ہیں۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۱ تا ۱۱ تزکیۂ نفس کے لیے ہدایات
- آیات ۱۲ تا ۱۹ مخالفینِ حق کے لیے وعید
- آیت ۲۰ قیام الیل کے حکم میں تخفیف

آیات ۱ تا ۵

قیام الیل کا حکم

یہ آیات نزولِ وحی کے ابتدائی زمانہ میں نازل ہوئیں۔ اِن آیات میں نبی اکرم ﷺ اور اُن کے توسط سے اہلِ ایمان پر قیام الیل یعنی تہجد کی نماز فرض کر دی گئی۔ حکم دیا گیا کہ اوسطاً آدھی رات اللہ کی بارگاہ میں کھڑے رہو اور ترتیل کے ساتھ قرآنِ حکیم پڑھو۔ ترتیل سے مراد ہے آہستہ آہستہ، سمجھ سمجھ کر اور قلب پر تاثر محسوس کرتے ہوئے قرآنِ حکیم کی تلاوت کرنا۔ نبی

اکرم ﷺ کو آگاہ کیا گیا کہ عنقریب آپ ﷺ پر دعوت واقامتِ دین کے حوالے سے ایک بھاری ذمہ داری آنے والی ہے۔ اِس ذمہ داری کو استقامت کے ساتھ ادا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ آپ روحانی اور قلبی طور پر مضبوط ہوں۔ تلاوتِ قرآن کے ساتھ قیام الیل کی ریاضت روحانی ترقی اور قلبی ثبات کے لیے انتہائی مؤثر ہے۔ جوں جوں قرآن انسان کے اندر اترتا ہے، انسان کا دل دنیا کی محبت سے خالی، آخرت کی تیاری کے لیے بے چین اور اللہ کی محبت سے منور ہو جاتا ہے۔ تب انسان اللہ کی خوشنودی کے لیے پورے ذوق وشوق سے ہر قربانی دینے کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔

آیات ۶ تا ۱۱

تزکیۂ نفس کے لیے ہدایات

تزکیۂ نفس کے لیے یہ آیات حسب ذیل ہدایات دے رہی ہیں:

- i- قیام الیل کا باقاعدگی سے اہتمام کیا جائے۔ رات کو اُٹھ کر اللہ کی بارگاہ میں کھڑا ہونا نفس کی خواہشات کو قابو میں رکھنے کے لیے انتہائی مؤثر ہے۔
- ii- کثرت سے اللہ کے مبارک اسماء کے ذریعہ اُس کا ذکر کیا جائے۔
- iii- انسان شعوری طور پر سب سے کٹ کر اللہ سے جڑ جائے یعنی اللہ سے اپنے تعلق کو مضبوط سے مضبوط کرے۔
- iv- اللہ ہی کو اپنا رب یعنی تمام ضروریات کا پورا کرنے والا سمجھے اور صرف اُسی پر توکل و بھروسہ کرے۔
- v- مخالفین کی طنزیہ باتوں پر صبر کیا جائے اور اُن سے الجھنے کے بجائے خوبصورتی سے علیحدگی اختیار کی جائے۔
- vi- مخالفین کے کسی ظلم کا بدلہ نہ لیا جائے بلکہ اُن کا معاملہ اللہ کے حوالے کر دیا جائے۔

مذکورہ بالا ہدایات پر عمل کر کے صحابہ کرامؓ کندن بن گئے۔ پورے مکی دور میں اِن ہی ہدایات پر عمل کا حکم رہا۔ البتہ مدنی دور میں صحابہ کرامؓ کی تربیت یافتہ جماعت کو مخالفین کے خلاف

ہاتھ اٹھانے کی اجازت دی گئی۔

آیات ۱۲ تا ۱۹

مخالفینِ حق کے لیے وعید

مشرکینِ مکہ نے مکی دور میں صحابہ کرامؓ پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑ دیے۔ اللہ اِن آیات میں اُن ظالموں کو خبردار کررہا ہے کہ تمہیں اِس ظلم کی بھرپور سزا ملے گی۔ تمہارے لیے وہ جہنم تیار ہے جس میں تمہیں جکڑنے کے لیے بیڑیاں، تمہاری غذا کے لیے حلق میں اٹکنے والا کانٹے دار جھاڑ جھنکار اور دہکتی ہوئی آگ ہے۔ تم سے پہلے آلِ فرعون نے حضرت موسیٰؑ کی قوم کے ساتھ اِسی طرح کا ظلم وستم کیا تھا۔ دیکھو کہ اللہ نے کس طرح اُنہیں شدید عذاب سے دوچار کیا۔ وہ تم سے زیادہ طاقتور تھے۔ جب وہ نہیں بچ سکے تو تم کیسے اُس دن کی ہلاکت سے بچ جاؤ گے؟ وہ ایسا دن ہوگا جس میں زمین لرزے گی، پہاڑ ریزہ ریزہ ہوجائیں گے، آسمان پھٹ جائے گا اور بچے خوف سے بوڑھے ہوجائیں گے۔ خیر اسی میں ہے کہ اِن باتوں سے ہوش کے ناخن لو اور توبہ واستغفار کرکے حق کی راہ اختیار کرو۔

آیت ۲۰

قیام الیل کے حکم میں تخفیف

پنج وقتہ نماز کے فرض ہونے سے قبل قیام الیل یعنی تہجد کی نماز فرض تھی۔ پنج وقتہ نماز کے احکامات آنے کے بعد تہجد کی نماز کو صرف نبی اکرم ﷺ کے لیے فرض کے طور پر برقرار رکھا گیا اور امت کے لیے اِس کی فرضیت ختم کردی گئی۔ اِس آیت میں اللہ نے تحسین فرمائی کہ نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرامؓ دوتہائی رات یا آدھی رات یا ایک تہائی رات اللہ کی بارگاہ میں کھڑے ہوکر قرآنِ حکیم کی ترتیل کے ساتھ تلاوت کرتے ہیں۔ اللہ جانتا ہے کہ امت کے لیے اِس حکم پر مسلسل عمل تکلیف دہ ہے۔ لہٰذا اب امت کو سہولت دی جاتی ہے کہ ہر فرد آسانی سے جس قدر قیام الیل کرسکتا ہے کرلے۔ البتہ پنج وقت نماز ادا کرے، زکوٰۃ دے، خاص طور پر تزکیۂ نفس کے لیے اللہ کی راہ میں مال خرچ کرے اور استغفار کرتا رہے۔ اللہ کی راہ میں دیا گیا مال، اللہ کے ذمہ قرض ہے جسے وہ بڑھا چڑھا کر بہترین بدلہ کی صورت میں روزِ قیامت

لوٹائے گا۔ اللہ ہمیں اِن نیک اعمال کو انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

سورۂ مدثر

ایمان با آخرت کی اہمیت کا بیان

اِس سورۂ مبارکہ میں ایمان بالا آخرت کی اہمیت مختلف اسالیب سے واضح کی گئی ہے۔ آخرت کے واقع ہونے کو ایک بڑی خبر قرار دیا گیا اور مجرموں کے جرائم کا سبب یہ بتایا گیا کہ وہ آخرت کا خوف نہیں رکھتے۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۱ تا ۷ — نبی اکرم ﷺ کا عظیم مشن اور اِس کے لیے ہدایات
- آیات ۸ تا ۲۶ — دشمنِ حق ولید بن مغیرہ کی مذمت
- آیات ۲۷ تا ۴۸ — ذکرِ آخرت
- آیات ۴۹ تا ۵۶ — مشرکینِ مکہ کا حق سے اعراض

آیات ۱ تا ۳

نبی اکرم ﷺ کا مشن ...... اللہ کی بڑائی کا نفاذ

اِن آیات میں نبی اکرم ﷺ پر ایک بھاری ذمہ داری ڈالنے کا بیان ہے۔ اللہ نے آپ ﷺ کو حکم دیا کہ لوگوں کو آخرت کی جوابدہی کے حوالے سے خبردار کیجیے اور آپ ﷺ کی یہ تبلیغ اُس وقت تک جاری رہے گی جب تک زمین پر اللہ کی بڑائی تسلیم کرنے والا نظام قائم نہ ہو جائے۔ لوگوں کو برائیوں کے حوالے سے اصلاح کا پیغام دینا ایک مشکل کام ہے۔ اِس سے کہیں زیادہ کٹھن کام ظالموں کے ظلم کے خلاف آواز اٹھانا، ظلم کو مٹانے کے لیے ایک منظّم تحریک برپا کرنا، صالحین کی جماعت تیار کر کے اُسے ظالموں سے ٹکرانا اور پھر ظالموں کو شکست دے کر اللہ کی بڑائی یعنی عدل کا نظام قائم کرنا ہے۔ اِسی کو اللہ نے سورۂ مزمل میں قولِ ثقیل کہا ہے۔ اللہ ہم سب کو بھی آپ ﷺ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے یہی کٹھن کام کرنے کی ہمت عطا فرمائے

اور اِس کے لیے خصوصی مدد ہمارے شاملِ حال فرمائے۔ آمین!

آیات ۴ تا ۷

غلبۂ دین کی جدوجہد کرنے والوں کے لیے ہدایات

نبی اکرم ﷺ کو اللہ کی بڑائی قائم کرنے کا نہایت اعلیٰ مشن دیا گیا۔ آپ ﷺ کے توسط سے یہی مشن آپ ﷺ کی امت کو بھی دیا گیا۔ اب اِس اونچے مشن کے لیے کام کرنے والوں کو چند ہدایات دی جارہی ہیں تا کہ وہ استقامت سے اِس مشن کے لیے محنت کرسکیں اور اللہ کی مدد بھی اُنہیں حاصل ہوسکے۔ وہ ہدایات حسبِ ذیل ہیں:

i- لباس اور جسم کی طہارت کا خصوصی اہتمام کیا جائے۔ اللہ طہارت کرنے والوں سے محبت کرتا ہے (البقرہ ۲۲۲)۔

ii- ہر قسم کی ظاہری و معنوی نجاست سے دوری اختیار کی جائے۔ گویا ظاہری طور پر بھی ہر گناہ سے بچا جائے اور باطنی طور پر بھی نیت اور عقائد کے فساد سے اجتناب کیا جائے۔

iii- نیکی صرف اللہ کی رضا کے لیے کی جائے اور دنیا میں اس کا کوئی بدلہ مطلوب نہ ہو۔

iv- اپنے رب کی رضا کے حصول کے لیے صبر کیا جائے۔ بلاشبہ نیکی کرنا، برائی سے بچنا اور حق کی سربلندی کرنے کے لیے استقامت سے جدوجہد کرنا بغیر صبر کے ممکن نہیں۔

اللہ ہمیں اپنے دین کی خدمت اور مذکورہ بالا ہدایات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۸ تا ۱۰

ایک مشکل دن ...... روزِ قیامت

جب صور میں پھونک ماری جائے گی تو قیامت برپا ہوجائے گی۔ تمام انسان زندہ ہوکر زمین سے نکل کر باہر کھڑے ہوجائیں گے اور تیزی سے میدانِ حشر کی طرف دوڑیں گے۔ کافروں کے لیے وہ دن انتہائی بھاری ہوگا۔ بڑی حسرت کے ساتھ افسوس کرتے ہوئے کہیں گے کہ یہ تو بدلہ کا دن ہے جس کو ہم نے جھٹلایا تھا۔ اللہ اُس روز کی سختیوں سے ہم سب کو محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیات ۱۱ تا ۱۷

ولید بن مغیرہ کی مذمت

ولید بن مغیرہ مکہ کا سردار تھا۔ اُس بد بخت پر حق واضح ہو چکا تھا لیکن مکہ کے دیگر مشرک سرداروں کی ناراضگی کے ڈر سے حق قبول کرنے سے محروم رہا۔ وہ بذاتِ خود اکلوتا پیدا ہوا تھا لیکن اللہ نے اُسے دس ایسے بیٹے دیے تھے جو بڑے تندرست وتوانا اور ہر وقت اُس کی خدمت کے لیے موجود رہتے تھے۔ اُس کی جائداد مکہ سے لے کر طائف تک پھیلی ہوئی تھی۔ وہ بڑے اعتماد سے کہتا تھا کہ جس اللہ نے یہاں دیا ہے وہ آخرت میں بھی خوب نوازے گا۔ اللہ نے جواب دیا ہرگز نہیں۔ وہ ہمارے برحق کلام کا دشمن ہے۔ اُس نے اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کی ناشکری کی ہے۔ اُسے ان جرائم کی پاداش میں جہنم میں ایسا عذاب دیا جائے گا جس کی شدت بڑھتی چلی جائے گی۔

آیات ۱۸ تا ۲۶

ولید بن مغیرہ کا مکروفریب

ولید بن مغیرہ نے ایک موقع پر نبی اکرم ﷺ سے قرآنِ مجید سنا تو اُس پر واضح ہو گیا کہ یہ کسی انسان کا نہیں اللہ ہی کا کلام ہے۔ قرآن کے حق ہونے کی تاثیر کے ساتھ جب وہ دیگر مشرک سرداروں کے پاس گیا تو اُنہوں نے ولید بن مغیرہ کے چہرے پر حق کے اثرات کی وجہ سے ہونے والی تبدیلی کو محسوس کر لیا۔ اُنہوں نے پوچھا کہ محمد ﷺ جو کچھ سنا رہے ہیں کیا وہ جادو ہے، شاعری ہے یا کاہن کا منتر ہے؟ اُس نے کہا نہیں، اِن سب میں سے کچھ نہیں۔ سردارانِ قریش کو محسوس ہو گیا کہ ولید بھی اسلام قبول کرنے والا ہے۔ اُن کے تیور بدل گئے۔ ولید نے جب ساتھی سرداروں کی ناراضگی دیکھی تو فوراً ایک بناوٹی صورت اختیار کی۔ کچھ دیر سوچا، پھر دیکھا، تیوری چڑھائی، منہ بسورا، رخ پھیرا اور بڑے تکبر سے کہا کہ محمد جو کلام پیش کر رہے ہیں وہ پرانا جادو ہے۔ اللہ اُس کے اِس فریب پر غضبناک ہوا اور اُسے دہکتی ہوئی آگ میں ڈالے جانے کی وعید سنائی۔

آیات ۲۷ تا ۲۹

جہنم کی ہولناکی

جہنم کی دہکتی ہوئی آگ بڑی شدت والی ہے۔ یہ جہنمیوں کے ساتھ چمٹ جائے گی۔ نہ اُنہیں چھوڑے گی کہ کہیں بھاگ جائیں اور نہ ہی باقی رہنے دے گی۔ یعنی جہنمی نہ زندوں میں شمار ہوں گے اور نہ مردوں میں۔ یہ آگ انسانوں کی کھالوں کو جھلسا دے گی لیکن کھال دوبارہ پیدا ہوجائے گی۔ اللہ اِس آفت سے ہم سب کو محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیات ۳۰ تا ۳۱

جہنم پر ۱۹ فرشتے مامور ہیں

اللہ نے جہنم پر ۱۹ فرشتے مامور کر رکھے ہیں۔ ایک رائے یہ ہے کہ جہنم میں ۱۹ قسم کے عذاب ہوں گے اور ہر فرشتہ ایک خاص عذاب دینے کی نگرانی کرے گا۔ مشرکین نے ۱۹ کی تعداد کا مذاق اڑایا کہ اِس کم تعداد سے تو ہم نبٹ لیں گے۔ کیا وہ نہیں جانتے ہیں کہ صرف ایک فرشتہ بھی قوت کے اعتبار سے تمام انسانوں پر بھاری ہے؟ بعض نے اعتراض کیا کہ تعداد بتانے کی ضرورت ہی کیا تھی؟ اللہ نے جواب دیا کہ یہ تعداد اِس لیے بتائی گئی کہ اہلِ کتاب پہلے ہی سے اپنی کتابوں کے ذریعہ اِس تعداد سے واقف ہیں۔ لہٰذا اُنہیں یقین ہوجائے گا کہ قرآن واقعی اللہ کا کلام ہے۔ اِس سے اہلِ ایمان کے ایمان کو بھی اور تقویت حاصل ہو۔ پھر اِسی تعداد کے بتانے سے کافروں کی آزمائش بھی ہوگئی۔ بلاشبہ اللہ ایک ہی حقیقت کے بیان سے گمراہوں کی گمراہی میں مزید اضافہ فرماتا ہے اور اہلِ حق کے یقین کو اور پختہ کر دیتا ہے۔

آیات ۳۲ تا ۳۷

قیامت کا واقعہ ہونا ایک بڑی خبر ہے

جس طرح رات رفتہ رفتہ ختم ہوجاتی ہے اور دن نمودار ہوجاتا ہے۔ اِسی طرح رفتہ رفتہ یہ دنیا بھی اپنے اختتام کو پہنچے گی اور پھر قیامت ظاہر ہوجائے گی۔ بلاشبہ قیامت کے ظاہر ہونے کی اطلاع ایک بڑی خبر ہے۔ یہ انسان کو خبردار کر رہی ہے کہ تمہارا ہر عمل محفوظ کیا جا رہا ہے اور تمہیں اِس کی

جوابدہی کرنی ہے۔ ہر انسان کو دنیا میں اختیار دیا گیا ہے، چاہے اچھے اعمال کر کے اللہ کی خوشنودی اور قربت حاصل کرے اور چاہے تو گناہ کر کے اللہ سے دوری اور جہنم میں جانے کی راہ پر چل پڑے۔ اللہ ہمارے لیے اچھے اعمال کرنا آسان فرمادے۔ آمین!

آیات ۳۸ تا ۴۸

جہنم میں لے جانے والے جرائم

ہر بدنصیب گناہ گار انسان اپنے جرائم کی وجہ سے پھنسا ہوا ہے۔ عنقریب اُسے اِن جرائم کی سزا ملے گی۔ اِس کے برعکس نیکیاں کرنے والے سعادت مند ہیں جو جنت میں ہوں گے۔ وہ بدنصیب گناہ گار انسانوں سے پوچھیں گے کہ آخر تم کیوں جہنم میں چلے گئے۔ گناہ گار اپنے جرائم کا اعتراف کریں گے کہ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے محتاجوں کو کھانا نہیں کھلاتے تھے، دین و شریعت کی تعلیمات پر اعتراضات کرتے تھے، بدلہ کے دن کو جھٹلاتے تھے اور اِس حوالے سے شکوک وشبہات اور خوش فہمیوں کا شکار تھے۔ جہنمی حسرت سے کہیں گے کہ ہماری پوری زندگی اِن جرائم میں گزری یہاں تک کہ موت نے ہماری دنیا کی زندگی کا خاتمہ کر دیا۔ جہنمیوں کا اعترافِ جرم اب اُنہیں کوئی فائدہ نہ دے گا اور نہ کسی سفارش کرنے والے کی سفارش اُن کے کام آئے گی۔ اللہ اِس انجامِ بد سے ہماری حفاظت فرمائے۔ آمین!

آیات ۴۹ تا ۵۳

حق سے اعراض کا سبب ...... انکارِ آخرت

اِن آیات میں اظہارِ تعجب کیا گیا کہ مشرکینِ مکہ حق کی دعوت سے اعراض کر رہے ہیں۔ جب اُنہیں قرآن سنایا جاتا ہے تو ایسے بھاگتے ہیں جیسے گدھا شیر کو دیکھ کر بھاگتا ہے۔ پھر وہ مطالبہ کرتے تھے کہ اللہ ہم میں سے ہر ایک پر براہِ راست ہدایت نازل کر دے تم ہم مان لیں گے۔ اللہ ہرگز ایسا نہیں کرے گا۔ وہ ہدایت کا نزول بندوں میں سے چنے ہوئے پاکیزہ نفوس پر کرتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ حق سے اعراض کرنے والے آخرت کی جوابدہی کا خوف نہیں رکھتے۔ جو شخص اللہ کے سامنے حاضری اور اعمال کی جوابدہی کا یقین نہیں رکھتا اُس سے کسی خیر کی توقع نہیں کی جاسکتی۔

آیات ۵۴ تا ۵۶

قرآن حقائق کی یاد دہانی ہے

قرآنِ حکیم ایک نعمت ہے جو انسانوں کو حقائق کی یاد دہانی کرا رہا ہے۔ یہ ہمارا امتحان ہے کہ ہم یاد دہانی حاصل کرتے ہیں یا نہیں۔ خیر اِسی میں ہے کہ حقائق پر ایمان لے آئیں اور اُن کی روشنی میں زندگی کا لائحۂ عمل طے کریں۔ البتہ اللہ کی توفیق کے بغیر ایسا ممکن نہیں لہٰذا ہمیں اللہ سے دعا کرنی چاہیے کہ:

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ (نسائی، ابوداؤد)

''اے اللہ میری مدد فرما اپنے ذکر، اپنے شکر اور اپنی اچھی عبادت کے لیے''۔

بلاشبہ اللہ ہی اِس لائق ہے کہ اُس کا تقویٰ اختیار کیا جائے، اُس سے نیکیوں کی توفیق مانگی جائے اور اُس کی بخشش کا سوال کیا جائے۔

سورۂ قیامہ

قیامت کے مناظر کا بیان

اِس سورۂ مبارکہ میں قیامت کے احوال مختلف مناظر کی صورت میں بڑے مؤثر انداز سے بیان کیے گئے ہیں۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۱ تا ۵ — انکارِ آخرت کی زوردار نفی
- آیات ۶ تا ۱۵ — قیامت کی ہولناکی کا منظر
- آیات ۱۶ تا ۱۹ — نبی اکرم ﷺ کی قرآن سے محبت
- آیات ۲۰ تا ۲۵ — میدانِ حشر کا منظر
- آیات ۲۶ تا ۳۰ — موت کا منظر
- آیات ۳۱ تا ۳۵ — سرکشوں پر اللہ کا غضب
- آیات ۳۶ تا ۴۰ — موت کے بعد حیات کا سبب اور دلیل

آیات ۱ تا ۵

انکارِ آخرت کی زوردار نفی

اِن آیات میں اُن تمام تصورات کی زوردار نفی کی گئی ہے جو آخرت کے حوالے سے شکوک وشبہات پیدا کرتے ہیں۔ آگاہ کیا گیا کہ قیامت ایسی یقینی شے ہے کہ اللہ اُس کی قسم کھا رہا ہے۔ پھر اللہ اُس ضمیر کو گواہ کے طور پر پیش کر رہا ہے جو ہر نیکی پر انسان کو مسرت کی کیفیت دیتا ہے اور ہر بدی پر پشیمانی کی۔ ضمیر کا یہ احساس ثابت کر رہا ہے کہ نیکی کا اچھا اور بدی کا برا نتیجہ نکل کر رہے گا۔ انسان سمجھتا ہے کہ کیا اللہ اُس کی بوسیدہ ہڈیاں جمع نہ کر سکے گا۔ ہڈیاں کیا اللہ ہر انسان کے انگلیوں کے پور تک دوبارہ درست کر دے گا۔ اصل بات یہ ہے کہ انسان نہیں چاہتا کہ جو گناہوں کی لذت وہ لے رہا ہے اُسے چھوڑ دے۔ اِسی لیے گناہوں کی باز پرس کی یقینی خبر کو جھٹلا رہا ہے۔

آیات ۶ تا ۱۵

قیامت کی ہولناکی کا منظر

انسان قیامت کے دن کی رسوائی سے بچنے کے لیے تیاری کے بجائے طنزیہ انداز میں پوچھتا ہے کہ قیامت کب آئے گی۔ طنزیہ سوال کا سخت اسلوب میں جواب دیا گیا کہ قیامت اُس روز آئے گی جس روز انسان کی آنکھیں چندھیا جائیں گی۔ چاند بے نور ہو جائے گا۔ سورج اور چاند باہم ٹکرا جائیں گے۔ انسان اِس تباہی سے گھبرا کر کوئی پناہ گاہ تلاش کرنے کی کوشش کرے گا۔ کہا جائے گا کہ آج کوئی پناہ گاہ نہیں۔ اب چلو اور رب کے سامنے پیش ہو جاؤ۔ اب تمہیں بتا دیا جائے گا کہ تم نے دنیا میں کس شے کو ترجیح دی تھی اور کس شے کو پسِ پشت ڈالا تھا۔ حقیقت میں یہ سب بتانے کی بھی ضرورت نہیں۔ ہر انسان خوب جانتا ہے کہ دنیا میں اُس کی ترجیح اللہ کی رضا اور آخرت کی فلاح تھی یا دنیا کا عارضی اور گھٹیا مال واسباب۔ وہ اپنی دنیاداری کے جواز کے لیے خواہ کیسی ہی خوشنما توجیہات پیش کرے، اُس کا باطن جانتا ہے کہ اُس کا مطلوب ومقصود کیا تھا؟ اللہ ہمیں اپنی رضا اور آخرت کی نعمتوں کو مطلوب ومقصود بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۱۶ تا ۱۹

نبی اکرم ﷺ کی قرآنِ کریم سے محبت

نبی اکرم ﷺ کو قرآن کریم سے والہانہ محبت تھی۔ جب آپ ﷺ پر اُس کا نزول ہوتا تو آپ ﷺ نازل ہونے والی آیات کو حفظ کرنے کے لیے تیزی سے اپنی زبانِ مبارک سے دہراتے۔ اللہ نے آپ ﷺ پر احسانِ عظیم فرمایا کہ اے حبیب ﷺ! آپ قرآنِ کریم کو حفظ کرنے کے لیے جلدی نہ کریں۔ اِس قرآنِ کریم کو آپ ﷺ کے سینہ میں محفوظ کرنا اور پھر آپ ﷺ کے ذریعے لوگوں تک اِس کے مضامین کی وضاحت کرا دینا ہمارے ذمہ ہے۔ جب قرآن آپ ﷺ پر نازل کیا جا رہا ہو تو آپ ﷺ آہستہ آہستہ نزول کی پیروی کرتے ہوئے پڑھتے جائیں۔ یہ آیات اِس حقیقت کو بھی واضح کر رہی ہیں کہ اللہ قرآن کی تفسیر اور وضاحت بھی آپ ﷺ کو سکھا دے گا۔ گویا قرآن کی وضاحت کے لیے احادیث نبوی ﷺ سے رہنمائی حاصل ہوگی۔ اللہ ہمیں انکارِ حدیث کے فتنہ سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیات ۲۰ تا ۲۵

روزِ قیامت نتیجہ چہروں سے ظاہر ہوگا

انسانوں کی اکثریت کی افسوسناک روش ہے کہ وہ دنیا کی فوری ملنے والی لذتوں کو ترجیح دیتی ہے اور آخرت کی ابدی اور اعلیٰ نعمتوں کے حصول کے لیے تیاری سے غفلت برتتی ہے۔ عنقریب آخرت آنے والی ہے۔ اُس روز تمام انسان اللہ کے سامنے حاضر ہوں گے۔ نیک لوگوں کے چہرے بڑے تروتازہ ہوں گے۔ اُنہیں اللہ سبحانہٗ تعالیٰ کے رُخِ انور کے دیدار کی لذت عطا کی جائے گی۔ اِس کے برعکس مجرموں کے چہرے خوف سے بگڑے ہوئے ہوں گے۔ وہ جان لیں گے کہ اب اُنہیں جہنم میں داخل کیا جائے گا اور کمر توڑ دینے والے عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔ اللہ ہمیں روزِ قیامت کی رسوائی سے محفوظ رکھے۔ آمین!

آیات ۲۶ تا ۳۰

موت کا منظر

انسان پر جب موت کی کیفیت طاری ہوتی ہے تو اُس کی جان حلق کے قریب آ کر اٹک جاتی ہے۔ انسان شدید اذیت سے دوچار ہوتا ہے۔ قرابت داروں پر انتہائی مایوسی طاری ہو جاتی ہے۔ دوائیں اب کارگر نہیں رہتیں۔ اب بے کسی کے عالم میں پکارا جاتا ہے کہ ہے کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا جو مرنے والے کو بچالے۔ مرنے والا جان چکا ہوتا ہے کہ اب دنیا سے جدائی کا وقت آ چکا ہے۔ پنڈلی، پنڈلی سے لپٹ جاتی ہے اور انسان خالقِ حقیقی سے جاملتا ہے۔ اللہ ہم سب پر موت کی سختیاں آسان فرمائے۔ آمین!

آیات ۳۱ تا ۳۵

سرکشوں پر اللہ کا غضب

اِن آیات میں ایسے شخص کی شدید مذمت کی گئی ہے جس نے سرکشی اختیار کی، حق کو قبول نہ کیا اور نہ ہی اللہ کے سامنے سر جھکایا۔ اِس کے برعکس بڑے تکبر سے دینی تعلیمات کو جھٹلایا۔ یہ بدنصیب اِسی قابل ہے کہ اِس کے لیے تباہی و بربادی ہو، شدید تباہی و بربادی۔ اللہ اِس روش اور اِس انجام سے ہماری حفاظت فرمائے۔ آمین!

آیات ۳۶ تا ۴۰

کیا انسان سے حساب کتاب نہ ہو گا؟

کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ وہ بے مقصد چھوڑ دیا گیا ہے؟ جو جی میں آئے کرتا رہے؟ کسی کی آبرو کی دھجیاں اڑا دے، کسی کی جان کے ساتھ کھیلے اور کسی کے مال و اسباب کو لوٹے؟ نہیں اللہ اُس سے اُس کے ہر عمل کا حساب لے گا۔ ذرا غور کرو جس اللہ نے انسان کو نطفہ سے پیدا کیا اور نطفہ ہی سے مرد بھی پیدا کیے اور عورتیں بھی، کیا وہ انسان کو دوبارہ زندہ کرنے پر قدرت نہیں رکھتا؟ ہر انسان نے دوبارہ زندہ ہونا ہے، اپنے اعمال کی اللہ کے سامنے جوابدہی کرنی ہے اور اعمال کا بدلہ پانا ہے۔ اللہ ہمیں ایسے اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے جن سے وہ ہم سے راضی ہو جائے۔ آمین!

سورۂ دھر

انسان کا اختیار اور اختیار کے استعمال کے نتائج کا بیان

یہ سورۂ مبارکہ آگاہ کررہی ہے کہ اللہ نے انسان کو با اختیار مخلوق بنایا ہے۔ اب وہ اپنے اختیارات کا جیسا استعمال کرے گا، روزِ قیامت ویسا ہی اُس کے حق میں نتیجہ ظاہر ہوگا۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۱ تا ۳	انسان کو بنانے اور اختیار دینے کا بیان
- آیت ۴	اختیار کے غلط استعمال کا انجام
- آیات ۵ تا ۲۲	اختیار کے اچھے استعمال کا انعام
- آیات ۲۳ تا ۲۶	نبی اکرم ﷺ کو صبر اور ذکر کی تلقین
- آیات ۲۷ تا ۳۱	دنیاداروں کو نیکی کی راہ اختیار کرنے کی دعوت

آیات ۱ تا ۳

خالق نے انسان کو ہدایت دی اور اختیار بھی

یہ آیات انسان کو یاددہانی کرارہی ہیں کہ ایک وقت وہ نطفہ کی صورت میں تھا۔ ایسی شے جس کا ذکر زبان پر لانا پسند نہیں کیا جاتا۔ اللہ نے اُسے مکمل انسان کی صورت دی۔ پھر اُسے نیکی اور بدی کی تمیز، نیکی کی طرف رغبت اور برائی سے کراہیت کی ہدایت عطا فرمائی۔ اب انسان کو اختیار ہے کہ وہ نیکی کی راہ اختیار کر کے اللہ کا شکر گزار بندہ بن جائے یا بدی کی راہ پر چل کر اپنے خالق کے احسانات کی ناشکری کرتا پھرے۔

آیت ۴

ناشکروں کا برا انجام

اِس آیت میں خبردار کردیا گیا کہ جو شخص ناشکری کرتے ہوئے اللہ کے دیے ہوئے اختیار کو اللہ کی نافرمانیوں کے لیے استعمال کرے گا، اُس کا برا انجام ہوگا۔ روزِ قیامت اُسے زنجیروں میں جکڑ کر اور اُس کے گلے میں طوق ڈال کر اسے دہکتی ہوئی آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ مولانا شبیر احمد عثمانیؒ

اِس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

''جو لوگ رسم و رواج اور اوہام وظنون کی زنجیروں میں جکڑے رہے اور غیر اللہ کی حکومت واقتدار کے طوق اپنے گلوں سے نہ نکال سکے بلکہ حق و حاملینِ حق کے خلاف دشمنی اور برائی کی آگ بھڑکانے میں عمریں گزار دیں۔ کبھی بھول کر بھی اللہ کی نعمتوں کو یاد نہ کیا؟ نہ اُس کی سچی فرمانبرداری کا خیال دل میں لائے، اُن کے لیے اللہ تعالیٰ نے آخرت میں دوزخ کے طوق و سلاسل اور بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے''۔

آیات ۵ تا ۱۰

شکر گزاری کی راہ اور حسین انجام

شکر گزاری کی روش اختیار کرتے ہوئے جو لوگ نیکی کی راہ پر چلیں گے اُنہیں اللہ جنت میں ایک ایسے چشمے کا مشروب پلائے گا جس میں کافور کی آمیزش ہوگی۔ یہ مشروب اِس قدر لذیذ ہوگا کہ جنتی نالیوں کے ذریعہ اِسے اپنے محلات تک لے آئیں گے۔ اِن خوش نصیبوں نے جو نیکی کی راہ اختیار کی تھی اُس کے مظاہر یہ ہیں:

i- وہ اپنی مانی ہوئی نذریں ذوق وشوق سے پوری کرتے تھے۔

ii- وہ ہر وقت آخرت کے دن کی رسوائی کے خوف سے لرزاں و ترساں رہتے تھے۔

iii- وہ محتاجوں، یتیموں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے تھے۔

iv- وہ اپنی نیکیوں کے لیے دنیا میں کسی اجر یہاں تک کہ کسی طرف سے شکریہ ادا کرنے کی بھی خواہش نہیں رکھتے تھے۔

v- اُن کی نیکیوں کا مقصد صرف اور صرف اللہ کی رضا کی طلب اور آخرت کے دن کے عذاب سے بچنا تھا۔

اللہ ہمیں بھی ایسی ہی روش اختیار کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین!

آیات ۱۱ تا ۲۲

شکر گزاری کی روش کے انعامات

اِن آیات میں جنت کی حسبِ ذیل نعمتوں کا ذکر ہے جو شکر گزاری کی روش اختیار کرنے

والوں کو عطا کی جائیں گی:

i- وہ ہمیشہ سرور دینے والی تازگی اور سکون سے لطف اندوز ہوں گے۔

ii- وہ ٹیک لگا کر تختوں پر ایک ایسی فضا میں بیٹھے ہوں گے جس میں نہ سردی ہوگی اور نہ گرمی بلکہ معتدل موسم ہوگا۔

iii- اُن کے لیے ایسے درختوں کے سائے ہوں گے جو بہت اونچے ہیں لیکن اُن کے پھل لٹک رہے ہوں گے۔

iv- اُنہیں چاندی کے برتنوں میں لذیذ کھانے اور شیشے کے پیالوں میں مشروبات پیش کیے جائیں گے۔شیشہ بھی ایسا ہوگا جو چاندی کو صیقل کر کے تیار کیا گیا ہوگا۔

v- اُنہیں سلسبیل نامی چشمے کا مشروب پلایا جائے گا جس میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی۔

vi- اُن کی خدمت کے لیے موتیوں کی طرح خوبصورت لڑکے ہوں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے یعنی اُن کی عمر میں اضافہ نہ ہوگا تا کہ پردہ کا اہتمام نہ کرنا پڑے۔

vii- اُنہیں چہار طرف پھیلی ہوئی وسیع جنت اور اُس میں نعمتوں کی فراوانی میسر ہوگی۔

viii- اُنہوں نے سبز ریشم کا لباس زیب تن کیا ہوگا اور چاندی کے کنگنوں سے زیب و زینت اختیار کی ہوگی۔

ix- اللہ تعالیٰ اُنہیں اپنے ہاتھ سے پاکیزہ شراب کے جام پلائے گا۔

x- اللہ تعالیٰ اپنی رضا کا اظہار کرتے ہوئے فرمائے گا کہ یہ تمام نعمتیں تمہاری شکر گزاری کی روش کے انعام کے طور پر عطا کی جارہی ہیں۔

اللہ ہم سب کو یہ نعمتیں عطا فرمائے۔آمین!

آیات ۲۳ تا ۲۶

صبر اور ذکر کی تلقین

یہ آیات ایسے پس منظر میں نازل ہوئیں جب مشرکین کی مخالفت عروج پر تھی اور وہ نبی اکرم ﷺ کو راہ حق سے ہٹانے کے لیے شدید دباؤ ڈال رہے تھے۔ایسے میں فرمایا:

i- اے نبی ﷺ ہم نے آپ ﷺ کے حوصلے اور قلب کو ثبات دینے کے لیے قرآن آہستہ آہستہ نازل کیا ہے تاکہ کسی سوال کا فوری جواب، کسی اعتراض کا بروقت ازالہ، کسی تکلیف پر دلجوئی اور حق کی خاطر قربانی وایثار پر تحسین نازل کردی جائے۔

ii- اللہ نے مخالفین کے لیے مہلت کا ایک وقت طے کر رکھا ہے۔ لہٰذا آپ ﷺ صبر کیجئے اور کافروں کے طنز سے غمگین نہ ہوں، اُن کے تشدد سے ہمت نہ ہاریں اور اُن کے کسی دباؤ کو قبول نہ کریں۔ صبر کا نتیجہ جلد ظاہر ہوگا۔

iii- صبح وشام اور رات کے طویل حصہ میں اللہ کا ذکر کیجئے۔ یہ ذکر آپ ﷺ کے لیے تسکین اور راحت کا ذریعہ بنے گا۔

بلاشبہ مخالفانہ فضا میں قرآن کی تلاوت، صبر کی ریاضت اور ذکر کی کثرت مومنوں کے لیے بہت بڑا سہارا ہے۔

آیات ۲۷ تا ۲۹

انسان کی اصل کمزوری

انسانوں کی اکثریت کا حق سے اعراض کا اصل سبب دنیا کی محبت ہے۔ انسان نقد اور فوری ملنے والی عارضی لذتوں کو ترجیح دیتا ہے اور آخرت کے دن کی تیاری سے غافل ہو جاتا ہے جو مجرموں پر بہت ہی بھاری ہوگا۔ بعض مجرم ایسے بھی ہیں جو اُس دن دوبارہ اٹھنے کا ہی انکار کر دیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ کیسے ممکن ہے کہ بوسیدہ ہڈیوں کو دوبارہ زندہ کیا جائے۔ جس اللہ نے پہلی بار انسانوں کو بنایا اور اُن کے جوڑوں کو خوب مضبوط کیا، وہ اُنہیں دوبارہ بنانے پر بھی قادر ہے۔ یہ مضمون بلاشبہ ایک نصیحت ہے۔ اب انسان کو اختیار ہے کہ نصیحت حاصل کرے یا نہ کرے۔ خیر اِسی میں ہے کہ نصیحت حاصل کرے اور رب کی طرف سیدھی راہ پر چل پڑے۔

آیات ۳۰ تا ۳۱

نیک راہ پر اللہ ہی چلاتا ہے

انسان نیکی کا ارادہ کرتا ہے لیکن اِس کی توفیق اللہ ہی کی طرف سے ملتی ہے۔ پھر ایسے نیک

لوگوں کو اللہ اپنی رحمت میں داخل کر لیتا ہے۔ اِس کے برعکس جو لوگ بدی کی راہ اختیار کرتے ہیں اللہ اُنہیں ڈھیل دیتا ہے۔ وہ ظالم ہیں اور اُن کے لیے اللہ نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ ہمیں اللہ سے خیر کی توفیق مانگنی چاہیے اور اِس کے لیے اللہ نے ہمیں کتنی پیاری دعا سکھائی ہے:

رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ط اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ (الاحقاف:۱۵)

''اے میرے رب! مجھے توفیق عطا فرما کہ میں شکر کروں تیری نعمت کا جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی ہے اور مجھے توفیق دے کہ میں ایسا اچھا عمل کروں جس سے تو راضی ہو جائے اور اصلاح کر دے میرے لیے میری اولاد کی، بے شک میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور بے شک میں فرمانبرداروں میں سے ہوں''۔

سورۂ مرسلات

ذکرِ آخرت جلالی اسلوب میں

اِس سورۂ مبارکہ میں احوالِ آخرت اور منکرین کے لیے عذاب کی دھمکی بڑے جلالی اسلوب میں بیان ہوئی ہے۔ دس بار یہ وعید دہرائی گئی کہ

وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ

''اُس روز ہلاکت و بربادی ہے جھٹلانے والوں کے لیے''۔

☆ **آیات کا تجزیہ:**

- آیات ۱ تا ۲۸ قیامت کے واقعہ ہونے کا بیان
- آیات ۲۹ تا ۴۰ منکرینِ قیامت کے لیے وعید
- آیات ۴۱ تا ۴۴ متقین کا حسین انجام
- آیات ۴۵ تا ۵۰ مجرمین کا برا انجام

آیات ۱ تا ۷

قیامت واقع ہو کر رہے گی

اِن آیات میں قسم کھا کر کہا گیا کہ حساب کتاب کا دن آ کر رہے گا۔قسم کھائی گئی ان ہواؤں کی جو بادل لا کر زمین پر برساتی ہیں۔ وہ پہلے آہستہ چلتی ہیں۔ رفتہ رفتہ اُن کی شدت بڑھتی ہے۔ پھر وہ بھاری بادلوں کو اٹھا کر مختلف علاقوں میں تقسیم کر دیتی ہیں۔ کسی پر رحمت کی بارش برساتی ہیں، کسی پر بارش کے ذریعہ عذاب نازل کرتی ہیں اور کسی کو عذاب سے خبردار کرتی ہیں۔ جو اللہ اِس پورے عمل کے ذریعہ مردہ زمین کو زندہ کرتا ہے وہ تمام انسانوں کو بھی دوبارہ زندہ کرے گا۔ نیکوکاروں کو رحمت سے نوازے گا اور مجرموں کو جرائم کی مناسبت سے عذاب دے گا۔

آیات ۸ تا ۱۵

علاماتِ قیامت

روزِ قیامت ستارے بے نور ہو جائیں گے، آسمان پھٹ جائے گا، پہاڑ بکھیر دیئے جائیں گے اور رسولوں کے بطور گواہ آنے کا وقت آ جائے گا۔ یہ وقت دراصل جزا و سزا کا فیصلہ کرنے کے لیے طے کیا گیا تھا۔ فیصلہ کے دن کیفیت کیا ہوگی؟ یہ کوئی نہیں جانتا، صرف اللہ ہی جانتا ہے۔ بلاشبہ اُس روز اللہ کی تعلیمات کو جھٹلانے والوں کا تباہ کن انجام ہوگا۔

آیات ۱۶ تا ۱۹

مجرم قوموں کے انجام سے سبق حاصل کرو

ماضی میں کتنی ہی سرکش قومیں آئیں جنہوں نے اپنے جرائم کے ذریعہ زمین کو ظلم واستحصال سے پامال کر دیا۔ اللہ نے اُنہیں ہلاک و برباد کیا۔ اِس کے باوجود جو بدبخت حق کو جھٹلاتے ہیں تو پھر اُن کے لیے تباہی و بربادی ہی ہے۔

آیات ۲۰ تا ۲۴

پہلی بار بنانے والا کیا دوبارہ نہ بنا سکے گا؟

اللہ نے انسان کو ناپاک پانی سے بنایا۔ اِس ناپاک پانی کو ایک خاص مدت کے لیے رحمِ مادر میں

رکھا اور پھر اِس سے رفتہ رفتہ انسان کے وجود کی تکمیل کی۔ پھر ہر انسان کے لیے ایک تقدیر طے کر دی۔ اِس تقدیر میں یہ بھی طے ہے کہ انسان کو ایک روز مرنا ہے اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہو کر اللہ کے سامنے پیش ہونا ہے۔ جو لوگ اپنی تخلیق کے حوالے سے اللہ کی قدرت کو جاننے کے باوجود آخرت میں دوبارہ جی اٹھنے کا انکار کر دیں، وہ تو تباہ و برباد ہونے کے ہی لائق ہیں۔

آیات ۲۵ تا ۲۸

زمین پر اللہ کی قدرت کے مظاہر

اللہ نے کیسی وسیع و عریض زمین بنائی ہے جس نے اربوں انسانوں کو خواہ زندہ ہوں یا مردہ اپنے اندر سمیٹا ہوا ہے۔ اِسی زمین میں اللہ نے بڑے بڑے پہاڑ میخوں کی طرح گاڑ دیئے ہیں۔ زمین میں کروڑوں گیلن میٹھے پانی کے سوتے ہیں جن سے زمین پر بسنے والے تمام انسان اور بے شمار دیگر مخلوقات اپنی پیاس بجھاتی اور دیگر ضروریات پوری کرتی ہیں۔ جس اللہ کی قدرت کے یہ شاہکار ہیں کیا وہ انسانوں کو دوبارہ زندہ نہیں کر سکتا۔ بلاشبہ جھٹلانے والے ہٹ دھرم ہیں اور اُن کی سزا یہی ہے کہ وہ تباہ و برباد کر دیئے جائیں۔

آیات ۲۹ تا ۳۴

جھٹلانے والوں کے لیے جہنم کا عذاب

روزِ قیامت جہنم سے ایک سایہ نکلے گا جو تین اطراف میں بٹ کر مجرموں کو گھیر لے گا۔ سایہ کا ایک حصہ اُن کے سر پر ہوگا، دوسرا دائیں طرف اور تیسرا بائیں طرف۔ یہ سایہ انتہائی ہولناک ہوگا۔ اِس میں نہ ٹھنڈک ہوگی اور نہ ہی گرمی سے بچاؤ کی کوئی خاصیت۔ یہ سایہ اُنہیں گھیر کر جہنم میں لے جائے گا۔ جہنم کی آگ جوش مار رہی ہوگی۔ اِس سے نکلنے والے انگارے محل کی طرح بڑے ہوں گے اور اونٹ کی طرح زرد۔ جو بدنصیب اللہ کی خبردار کرنے والی ان باتوں کو جھٹلا دے تو پھر تباہی و بربادی ہی اُس کا مقدر ہے۔

آیات ۳۵ تا ۴۰

روزِ قیامت جھٹلانے والوں کی بے بسی

اللہ کی تعلیمات کو جھٹلانے والے روزِ قیامت کچھ بھی نہ بول سکیں گے۔ اُنہیں اس کی بھی اجازت نہ دی جائے گی کہ وہ کوئی معذرت کر سکیں۔ اُن سے کہا جائے گا یہ ہے وہ فیصلہ کا دن جسے تم جھٹلا رہے تھے۔ اب خود کو تباہی و بربادی سے بچانے کے لیے کچھ کر سکتے ہو تو کر لو۔ وہ کچھ بھی نہ کر سکیں گے اور تباہی و بربادی سے دوچار ہو کر رہیں گے۔

آیات ۴۱ تا ۴۴

متقین کا حسین انجام

اللہ سے ڈرنے اور اُس کی نافرمانی سے بچنے والے جنت کی ٹھنڈی چھاؤں اور لذیذ مشروبات کے چشموں سے لطف اندوز ہوں گے۔ اُنہیں ایسے میوے پیش کیے جائیں گے جو اُنہیں مرغوب ہوں گے۔ کہا جائے گا اپنے اعمال کے انعام کے طور پر جو چاہو کھاؤ اور پیو۔ بلاشبہ اللہ کے ہاں نیکو کاروں کے لیے ایسی ہی قدر دانی ہے۔ اللہ ہمیں بھی اپنے نیک بندوں میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۴۵ تا ۵۰

مجرموں کا برا انجام

مجرم جانوروں کی طرح دنیا میں جو کھانا ہے کھا لیں اور جو پینا ہے پی لیں۔ عنقریب اُنہیں ہمیشہ ہمیش کی تباہی سے دوچار ہونا ہے۔ یہ اس قدر ڈھیٹ ہیں کہ آخرت کے تمام حقائق سننے کے باوجود اللہ کے احکامات کے سامنے سر جھکانے کے لیے تیار نہیں۔ جو بدنصیب قرآن سن کر بھی اپنی اصلاح پر آمادہ نہ ہو تو اُسے اب کیسے راہ راست پر لایا جا سکتا ہے؟ یہ بدنصیب اِسی قابل ہیں کہ تباہ و برباد کر دیئے جائیں۔

ارشادِ نبوی ﷺ

ضَرَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ خِبَاءَہٗ عَلٰی قَبْرٍ وَھُوَ لَا یَحْسِبُ اَنَّہٗ قَبْرٌ فَاِذَا فِیْہِ اِنْسَانٌ یَقْرَأُ سُوْرَۃَ الْمُلْکِ حَتّٰی خَتَمَھَا فَأَتَی النَّبِیَّ ﷺ وَ اَخْبَرَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامِ ھِیَ الْمَانِعَۃُ ھِیَ الْمُنْجِیَۃُ تُنْجِیْہِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ (ترمذی)

''نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی نے اپنا خیمہ ایک قبر پر نصب کیا' اُنہیں یہ علم نہیں تھا کہ یہاں قبر ہے۔ پس اچانک اُنہوں نے سنا کہ کوئی آدمی سورۂ ملک پڑھا رہا ہے یہاں تک کہ اس نے سورت کو ختم کیا۔ وہ صحابی نبی کریم ﷺ کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہوئے اور سارا ماجرا عرض کیا۔ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ سورت اللہ تعالیٰ کے عذاب کو روکنے والی ہے۔ یہ سورت اپنے قاری کو عذابِ قبر سے نجات دلانے والی ہے''۔

ارشاداتِ نبوی ﷺ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ سُوْرَةً مِّنْ کِتَابِ اللّٰہِ مَا هِیَ اِلَّا ثَلٰثُوْنَ آیَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰی غُفِرَ لَهٗ

(ابو داؤد، ترمذی)

حضرت ابو ہریرہؓ راوی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ”(تبارک الذی) اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ایک سورت ہے جس کی صرف تیس آیتیں ہیں۔ اُس نے آدمی کے لیے شفاعت کی یہاں تک کہ اسے بخش دیا گیا“۔

اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ شَفِیْعًا لِّصَاحِبِهٖ

(صحیح مسلم)

”قرآن پڑھا کرو، وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والے کے لیے سفارشی بن کر آئے گا“۔

کراچی میں لائبریریز اور مکتبہ جات کے پتے

1- حق اسکوائر، عقب اشفاق میموریل ہسپتال، بلاک 13-C، گلشنِ اقبال۔ فون: 34986771

2- قرآن اکیڈمی، خیابان راحت، درخشاں، فیز 6، ڈیفنس۔ فون: 35340022-4

3- دوسری منزل، حق چیمبر، نزد بسم اللہ تقی ہسپتال، کراچی ایڈمنسٹریشن سوسائٹی۔ فون: 34306040-41

4- قرآن مرکز، متصل مسجد طیبہ، سیکٹر 35/A، زمان ٹاؤن، کورنگی نمبر 4۔ فون: 38740552

5- پلاٹ نمبر 398، سیکٹر A، بھٹائی کالونی، نزد حبیب بینک، کورنگی کراسنگ۔ فون: 34228206

6- قرآن مرکز، B-238، بالمقابل زین کلینک، نزد مادام اپارٹمنٹس، چھوٹا گیٹ، شارع فیصل۔ 35478063

7- قرآن مرکز، مکان نمبر 861، سیکٹر 37-D، نزد رضوان سوسائٹس، لانڈھی 2۔ فون: 0321-8720922

8- بلڈنگ نمبر 41-E، کمرشل اسٹریٹ نمبر 14، فیز II ایکسٹینشن DHA۔ فون: 0333-3496583

9- نزد لیاقت لائبریری، M.S.Traders ٹائر شاپ کے اوپر، اسٹیڈیم روڈ۔

فون: 38320947، 0300-2541568

10- 11- داؤد منزل' نزد فریسکو سوئیٹس' آرام باغ۔ فون: 32620496

11- مکان نمبر A-26، سیکنڈ فلور، سیکٹر 5/B-1، نارتھ کراچی۔

12- LS-9 سیکٹر 11-K پاور ہاوس چورنگی، نارتھ کراچی۔ فون: 0321-2023783

13- II-E 2/7، ناظم آباد نمبر 2، نزد حور مارکیٹ، کراچی ۔فون: 36605413

14- فلیٹ A-1، ممتاز اسکوائر نزد کے ای ایس سی آفس، بلاک "K"، نارتھ ناظم آباد۔ فون 36632397

15- قرآن اکیڈمی یاسین آباد، فیڈرل بی ایریا، بلاک 9۔ فون: 36806561 - 36337346

16- قرآن مرکز، فلیٹ نمبر 1 حق اسکوائر، SB-49، بلاک 13C، گلشن اقبال۔ فون: 34986771

17- قرآن مرکز، R-20، پایونیئر فاؤنٹین، فیز 2، گلزارِ ہجری، KDA اسکیم 33۔ فون: 37091023

18- شاپ نمبر M-1، حرمین ٹاور، بلاک 19، نزد جوہر موڑ۔ فون: 35479106

19- بیسمنٹ، سالکین بسیرا، بلاک 14، گلستانِ جوہر۔ فون: 0300-8273916

20- رضوان سوسائٹی بس اسٹاپ، یونیورسٹی روڈ۔ فون: 38143055

21- دفتر تنظیم نزد اسلام چوک اورنگی ساڑھے گیارہ۔ فون 0333-2361069

22- مکان نمبر 174/F، فرنٹیئر کالونی، اقبال پینٹر، مجاہد کالونی، اورنگی ٹاؤن۔ 0345-2818681

دیگر شہروں میں دفاتر کے پتے

1- **لاہور**: 67-A، علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو۔ فون:(042)36366638-36316638
فلیٹ نمبر 5، سیکنڈ فلور، سلطانہ آرکیڈ فردوس مارکیٹ، گلبرک III لاہور۔ فون:(042)35845090

2- **تیمر گرہ**: معرفت مستقیم الیکٹرونکس ریسٹ ہاؤس چوک، تیمر گرہ، ضلع دیر پائین۔
فون:(0945)601337، موبائل: 0345-9535797

3- **پشاور**: 18-A، ناصر مینشن، شعبہ بازار، ریلوے روڈ نمبر 2، پشاور
فون: (091)2214495-2262902 موبائل: 0300-5903211

4- **مظفرآباد**: معرفت حارث جنرل سٹور، بالا پیر بالمقابل تھانہ صدر۔ فون: (0992)504869

5- **اسلام آباد**: 31/1 فیض آباد ہاؤسنگ سوسائٹیز، فلائی اوور برج، 1-8/4 اسلام آباد۔
فون:(051)4434438-4435430 موبائل: 0333-5382262

6- **گوجر خان**: مرکز تنظیم اسلامی پوٹھوہار، عقب تھانہ نیو غلہ منڈی، فضل حسین مارکیٹ گوجر خان، ضلع راولپنڈی۔ فون: (051)3516574 موبائل: 0333-5133598

7- **گوجرانوالہ**: مرکز تنظیم اسلامی گوجرانوالہ، سوئی گیس لنک روڈ، ڈاکخانہ BISE، ملک پارک (مسجد نمرہ)
فون: (055)3015519-3891695 موبائل: 0300-7446250

8- **عارف والا**: 132-C، نزد جامع مسجد C بلاک، عارف والا۔ فون:(0457)830884، موبائل: 0300-4120723

9- **فیصل آباد**: 157/P، صادق مارکیٹ، ریلوے روڈ۔ فون:(041)2624290 موبائل:0300-6690953

10- **سرگودھا**: مسجد جامع القرآن، مین روڈ، سیٹلائیٹ ٹاؤن۔ فون:(048)3713835، موبائل:0300-9603577

11- **جھنگ**: قرآن اکیڈمی لالہ زار کالونی نمبر 2، ٹوبہ روڈ، جھنگ۔ فون:(047)7628361، موبائل:0301-6998587

12- **ملتان**: قرآن اکیڈمی، 25 آفیسرز کالونی، بوسن روڈ، ملتان۔ فون:(061)6520451، موبائل:0321-6313031
مکان نمبر 1-903-D/4-1 فردوسیہ سٹریٹ، محمود آباد کالونی، خانیوال روڈ، ملتان۔ فون: (061)8149212

13- **ہارون آباد**: رمضان اینڈ کمپنی غلہ منڈی، ضلع بہاولنگر۔ فون:(063)2251104، موبائل:0333-6314487

14- **سکھر**: 3/B پروفیسرز ہاؤسنگ سوسائٹی، شکارپور روڈ۔ فون: (071)5631074، موبائل:0300-3119893

15- **حیدرآباد**: مسجد جامع القرآن، گلشن سحر قاسم آباد۔ فون:0222-929434، موبائل:0333-2608043

16- **کوئٹہ**: بالائی منزل بالمقابل کوالٹی سویٹس، منان چوک شارع اقبال۔ فون:(081)2842969
موبائل: 0346-8300216